# ردالقضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوباء

المعروف بہ

# بلاؤں سے حفاظت کے اعمال اور دُعائیں




مصنف

تاجدار مارہرہ، مجدد برکاتیت، صاحبِ عرس قاسمی حضرت علامہ مفتی

**سید شاہ اسماعیل حسن شاہ جی میاں مارہروی**

رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم و ترتیب جدید

**مولانا شاداب احمد امجدی اعظمی** (استاذ جامعہ احسن البرکات، مارہرہ شریف)



**نوری مشن**، مالیگاؤں

**اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں**

"لا یرد القضاء الا الدعاء" (ترمذی)
قضا کو دُعا کے سوا کوئی چیز نہیں ٹال سکتی۔

رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوباء
المعروف بہ

# بلاؤں سے حفاظت کے اعمال اور دُعائیں

مصنف
تاجدار مارہرہ، مجدد برکاتیت، صاحبِ عرس قاسمی حضرت علامہ
مفتی سید شاہ اسماعیل حسن شاہ جی میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم وترتیب جدید
مولانا شاداب احمد امجدی اعظمی
(استاذ جامعہ احسن البرکات، مارہرہ شریف)

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۵۹
بفیض: تاج دار اہل سنّت حضور مفتی اعظم و جانشین مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ علیہما الرحمۃ
زیر سرپرستی: امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مارہروی مدظلہ العالی

| | | |
|---|---|---|
| نام | : | رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوباء<br>المعروف بہ<br>بلاؤں سے حفاظت کے اعمال اور دُعائیں |
| مصنف | : | مجدد برکاتیت، صاحبِ عرس قاسمی حضرت علامہ مفتی سید شاہ اسماعیل حسن شاہ جی میاں مارہروی |
| تقدیم وترتیب | : | مولانا شاداب احمد امجدی اعظمی |
| حروف ساز | : | مولانا فیضان اللہ احسنی |
| صفحات | : | ۴۸ |
| مطبع | : | رضا آفسیٹ ممبئی |
| تعداد | : | ۱۱۰۰ |
| طبع اول | : | مطبع دبدبۂ احمدی، لکھنؤ |
| طبع دوم | : | ۱۴۴۷ھ/ ۲۰۲۵ء (مالیگاؤں) |
| ناشر | : | نوری مشن، مالیگاؤں |
| ہدیہ | : | دُعاے خیر |

ملنے کے پتے
۱۔ مولانا شاداب احمد امجدی برکاتی، جامعہ احسن البرکات، مارہرہ مطہرہ
۲۔ مدینہ کتاب گھر، مدینہ مسجد، آگرہ روڈ، مالیگاؤں، مہاراشٹر

# فہرست

# تقریظ جلیل

## جانشین حضور احسن العلماء تاجدار مسند برکاتیہ تاج المشائخ
## حضور امین ملت سید محمد امین میاں قادری برکاتی
## (سجادہ نشین: خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

خانقاہ برکاتیہ کے مشائخ عظام کے جہاں بہت سے امتیازات ہیں وہیں ایک خصوصیت اعمال و اشغال، مجاہدات و ریاضت وادعیہ عافیت دارین بھی ہے۔ فن تعویذ نگاری میں تو ہمارے بزرگ سب سے جداگانہ نظر آتے ہیں۔ حضور صاحب البرکات سے لے کر خادمان خاندان برکات عوام الناس میں اعتماد سے جانے جاتے ہیں۔ حضور مجدد برکاتیت کے سوسالہ عرس کے موقع پر جہاں بہت سی کتب منظر عام پر آرہی ہیں وہیں ایک کتاب خانقاہ کے احباب ومتوسلین کے فائدے کے لیے مرتب کی گئی ہے۔

حضور مجدد برکاتیت اپنی تمام تر ادبی، مذہبی، روحانی اور تعمیری خدمات کے باوجود معمولات خاندان اور اعمال واشغال سے غافل نہ ہوئے بلکہ تسلسل کے ساتھ اس روش پر قائم رہے اور اپنے متوسلین کے لیے درج بھی فرمایا۔ حضرت مجدد برکاتیت کے صاحب زادے حضور تاج العلماء قدس سرہ نے بہت سی دُعائیں اور اعمال کو ''تاریخ خاندان برکات'' میں بھی درج فرمایا ہے، تاکہ لوگوں کو فائدہ ہو۔

امسال عرس کے موقع پر مولانا شاداب امجدی صاحب، مدرس جامعہ احسن البرکات، مارہرہ شریف نے کچھ معمولات مرتب کیے، جن کو حضرت مجدد برکاتیت کے

سوسالہ عرس پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے احباب کو ان سے مستفید و مستفیض فرمائے اور ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہمت وحوصلہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دعا گو

(پروفیسر) سید محمد امین قادری

سجادہ نشین: خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ

☆☆☆

# دُعائیہ کلمات

شہزادۂ صدر الشریعہ، ممتاز الفقہاء، حضور محدث کبیر حضرت علامہ
مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی صاحب قبلہ (اطال اللہ عمرہ)
(بانی طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی مئو)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولانا مفتی شاداب احمد امجدی نے سلسلۂ برکاتیہ (مارہرہ مطہرہ) کے عظیم شیخ، صاحبِ عرس قاسمی، مجدد برکاتیت سیدنا شاہ ابوالقاسم اسمٰعیل حسن شاہ جی میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ مبارکہ "رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع البلاء" (بلاؤں سے حفاظت کی دُعائیں اور تعویذات) مجھے ایک نظر دیکھنے کے لیے پیش کیا۔

دفع وبا کے متعلق اس میں بہت سے اعمال مذکور ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائے اور لوگوں کو اس کتاب کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔

ردِ بلا کے لیے حدیث شریف میں دُعا ہی کا ذکر آتا ہے کہ فرمایا گیا: لا یرد القضاء شئی الا الدعاء (تقدیر کو دُعا ہی ٹالتی ہے)

اس لیے اس رسالے میں بہت سے اعمال ونقوش درج ہیں کہ جن سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ! مولانا کو اس کی برکتوں سے مالا مال کرے اور لوگوں کو اس کتاب سے فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری
قادری منزل، گھوسی مئو
۲۷/ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ/ ۱۹/اکتوبر ۲۰۲۵ء

# تاثر گرامی

## نبیرۂ صدر الشریعہ حضرت مولانا مفتی جمال مصطفیٰ قادری صاحب قبلہ

(صدر المدرسین: جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی مئو)

ہمارے جامعہ کے قابل قدر فارغ التحصیل اور ہمارے خاندانی رشتے سے منسوب ذات یعنی حضرت صدر الشریعہ کے سب سے بڑے پوتے یعنی مولانا قمر الہدی ابن حکیم شمس الہدی کے سگے نواسے عزیزم مولانا مفتی شاداب امجدی اعظمی زید مجدہ نے صاحبِ عرس قاسمی، مجدد برکاتیت حضرت شاہ ابو القاسم اسماعیل حسن شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نایاب رسالہ" رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع البلاء " میرے پاس تصحیح ونظر ثانی کی غرض سے لے آئے، ایک عظیم روحانی بزرگ کے رسالے پر مجھ جیسا بے بضاعت شخص کیا کرسکتا ہے، لیکن عزیز موصوف کا اصرار تھا کہ مذکورہ رسالے کی اشاعت سو سال سے زیادہ پہلے کی ہے اور اس قدیم نسخے کو پیش نظر رکھ کر جدید کام کیا گیا ہے تو دیکھ لیا جائے، تاکہ جدید کام میں جو غلطیاں ہوں ان کی اصلاح ہو جائے، بہر حال کثیر مصروفیات کے باوجود بغرض اکتساب پوری کتاب از اول تا آخر پڑھنے کی سعادت حاصل کی اور بعض مقامات پر موصوف کے جدید کام کی اصلاح کر کے اسے صاحبِ کتاب کی تحریر کے موافق کیا، دفع وبا کے سلسلے میں یہ کتاب بہت ہی جامع اور مفید ہے، علما و عاملین کو اس سے کسب فیض کرنا چاہیے۔

اللہ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور انھوں نے جو مشائخ مارہرہ پر کام کا آغاز کیا ہے اسے تسلسل و استقلال کے ساتھ کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور انھیں مشائخ مارہرہ و حضور صدر الشریعہ علیہم الرحمہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔

فقیر جمال مصطفیٰ قادری

خادم جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی مئو

۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ/ یکم نومبر ۲۰۲۵ء

# عرض مرتب

مشائخ برکاتیہ مارہرہ شریف نے ہر دور میں امتِ مسلمہ کی ہدایت و رہبری کا فریضہ انجام دیا ہے، جس میں سب سے بڑا حصہ ان کی تصانیف کا ہے، بانی سلسلۂ حضور صاحب البرکات والنجات سیدنا شاہ برکت اللہ عشقی پیمی رضی اللہ عنہ سے لے کر موجودہ صاحب سجادہ حضور امین ملت سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی تک تصنیفی کارناموں کی ایک ایسی لڑی ہے جس سے ملت اسلامیہ کی ہدایت ورہبری اور فلاح وبہبود مربوط ہے۔

مجدد برکاتیت مخزن علوم ومعرفت، زبدۃ السالکین، قدوۃ العارفین حضرت سیدنا شاہ ابوالقاسم اسمٰعیل حسن شاہ جی میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات قاسم البرکات یہاں کی روحانی تاریخ کے ایک عظیم باب کی حیثیت رکھتی ہے، یہ صرف ایک ذات نہیں بلکہ روحانیت کا ایک عہد ہیں، خاندانِ برکات میں علم وعرفان کے مدھم ہوتے چراغ کی روشنی کو تیز سے تیز کرنے والے ہیں، حضرت شاہ ابوالقاسم نے اپنے دور میں خانقاہ برکاتیہ کی نشأۃ ثانیہ کا کارنامہ انجام دیا، یہی وجہ ہے کہ آپ کو "مجدد برکاتیت" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

آپ نے متعدد تصانیف یادگار چھوڑیں، انھیں میں ایک نایاب تصنیف "رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع البلاء" بھی ہے، جو آپ نے منشی محمد مقبول صاحب تحصیل دار ملیح آباد، لکھنؤ کی فرمائش پر تصنیف فرمائی، جس میں بلاؤں اور وباؤں سے بچنے اور شفا حاصل کرنے کے بہت سے اَوراد و وظائف، عملیات اور نقوش وتعویذات درج ہیں۔ کتاب اپنے موضوع پہ نہایت جامع ہے، کمیت کے اعتبار سے اگرچہ مختصر ہے مگر کیف کے اعتبار سے لاجواب ہے۔ آپ کی حیات میں ہی اس کا ایک نسخہ شائع ہوا جو فقیر کو بڑی تلاش کے بعد انٹرنیٹ کے ذریعہ دستیاب ہوا۔

قدیم نسخہ تھا اور عملیات کا ایسا موضوع بھی تھا کہ جس پر کبھی گہرائی سے مطالعہ کرنے کی توفیق نہ ملی اور یہ کہ عملیات سے کبھی دلچسپی ہوئی تھی، اس لیے ترتیب جدید میں صحیح الفاظ

تک پہنچنے میں بھی بسا اوقات دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا، بعض کلمات تو عملیات وتعویذات کے تھے اس لیے سمجھنے میں دشواری ہوئی اور بعض میں قدیم املا اور نسخے کے قدرے بوسیدہ ہونے کی وجہ سے دقت ہوئی، املا والے الفاظ تو کسی نہ کسی طرح درست کر لیے مگر عملیات کے بعض کلمات نہ سمجھ آئے تو خلیفہ حضور رفیق ملت حضرت مولانا اکبر علی قادری (استاذ: جامعہ قاسم البرکات، مارہرہ شریف) کی خدمت میں پیش کیا، حضرت کی خردنوازی کہ قلیل وقت میں پوری کتاب پڑھ کر کچھ الفاظ کے بارے میں رہنمائی کی اور پھر ہم نے ماہر عملیات و تعویذات، استاذ گرامی، نبیرۂ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی جمال مصطفیٰ قادری صاحب قبلہ کو پیش کی اور اصرار کیا کہ پوری کتاب ایک بار دیکھ لیں، حضرت نے کرم نوازی فرمائی اور باریک بینی سے مکمل کتاب کو بالاستیعاب ملاحظہ کیا اور متعدد مقامات پر فقیر امجدی کی اصلاح فرمائی۔

میں دونوں حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، اللہ آپ دونوں کو دارین میں اجر عظیم عطا فرمائے، آپ کی خدماتِ دینیہ قبول فرمائے۔

میں سپاس گزار ہوں اپنے مرشدانِ طریقت تاج المشائخ حضور امین ملت سید محمد امین میاں قادری برکاتی صاحب قبلہ اور حضور رفیق ملت حضرت سید نجیب حیدر نوری برکاتی صاحب قبلہ اُدام اللہ فیوضہما اور حضور محدث کبیر، ممتاز الفقہاء حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب قبلہ حفظہ اللہ تعالیٰ کا کہ جنھوں نے اپنے گراں قدر تاثرات و دُعائیہ کلمات سے میرے حوصلوں کو استحکام بخشا اور کتاب کی ترتیب جدید کو چار چاند لگا دیا۔ رب قدیر ہمارے ان مشائخ کا سایہ ہم پہ تادیر قائم رکھے، انھیں صحت وتوانائی عطا فرمائے۔

اخیر میں دُعا گو ہوں اپنے عزیز شاگرد عزیزم مولانا فیضان اللہ احسنی متعلم جماعت فضیلت جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف کے حق میں؛ کہ جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں از اول تا آخر برابر ساتھ دیا، گھنٹوں کمپیوٹر کی اسکرین پہ نگاہیں ٹکا کر میرے کام کو بہت آسان کر دیا، پوری کتاب کی کمپوزنگ کی اور کمپوزنگ بھی نارمل نہیں تھی بلکہ نقوش وغیرہ کو

بنانے میں پریشانیاں بھی اُٹھائیں، پھران نقوش کوان کے درست مقام پر رکھ کراس طرح فائل تیار کرنا کہ وہ نقوش اپنے مقام سے اِدھر اُدھر نہ بھاگیں ایک چیلنج تھا،مگر فیضان میاں نے بطیب خاطر سب کوسر کیا، کتاب اب آپ کے ہاتھوں میں ہے،آپ بھی انھیں دُعاؤں سےنوازیں۔

فقیر امجدی کتاب کی ترتیب جدید کو اپنے حق میں سعادت سمجھتا ہے اور اسے منسوب کرتا ہے خلف اکبر حضور صاحب البرکات، برہان الموحدین، سلطان العارفین حضرت سیدنا شاہ سیدآل محمد قادری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ؏ گر قبول افتدز ہےعزوشرف

بہت ناسپاسی ہوگی اگر ماہر قرطاس وقلم، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت،محترم المقام عالی جناب غلام مصطفیٰ رضوی صاحب مالیگاؤں کا شکرادانہ کروں جنھوں نے بذات خوداس کتاب کواپنے ادارے"نوری مشن واعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں" سےشائع کرنے کی ذمہ داری لے کر مجھے بالکل مطمئن کردیا۔ اللہ رب العزت رضوی صاحب وان کےاحباب کو سلامت رکھے،موصوف اہل سنت کا ہیرا ہیں،اپنے قلم سےتو ہمیشہ مسلک ومذہب کی خدمت میں لگے ہی رہتے ہیں،ساتھ ہی اشاعت کتب کے ذریعے بھی دین کی بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں، اللہ انھیں دارین میں اس کا صلہ عطا فرمائے اور ان کے لیے مغفرت کا سامان بنائے، مشائخ برکاتیہ کے فیضان سے انھیں ہمیشہ مالا مال رکھے۔آمین بجاہ حبیبہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاداب امجدی اعظمی

۱۹؍جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ/ ۱۱؍نومبر ۲۰۲۵ء

☆☆☆

# مقدمہ

اللہ رب العزت نے انسانوں کے لیے بے شمار نعمتیں پیدا فرمائیں اور ان کے ساتھ کچھ ان کی آزمائش کے لیے مشکلات و پریشانیاں بھی رکھیں، اللہ خود فرماتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (البقرة:١٥٥)

ترجمہ: اور ضرور ہم تمھیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوش خبری سنا ان صبر والوں کو،....

**بلا کا معنی و مفہوم:**

نازل ہونے والی پریشانی و مصیبت کو بلا کہتے ہیں۔ **معجم الوسیط** اور **معجم اللغة العربية المعاصر** میں ہے: **البلاء: المحنة تتنزل بالمرء ليُختبر بها** کہ بلا ایسی آزمائش یا مصیبت کو کہتے ہیں جو انسان پر اس لیے نازل کی جاتی ہے تاکہ اس کا امتحان لیا جائے۔قران مجید میں بھی متعدد مقامات پر یہ لفظ اسی معنی میں وارد ہے، چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

وَإِذْ نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ (البقرة :٤٩)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تم پر برا عذاب کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی یا بڑا انعام ہوا۔

اللہ رب العزت اپنے بندوں کو مختلف بلاؤں اور متعدد آزمائشوں اور مصیبتوں سے آزماتا ہے، کبھی وہ بلائیں عذاب کی صورت میں مسخ و خسف بن کر نازل ہوتی ہیں، کبھی زلزلہ، سیلاب یا مختلف بیماریوں جیسے طاعون، کرونا وغیرہ کی صورت میں آزمائش بن کر نازل ہوتی ہیں،

## بلائیں کیوں نازل ہوتی ہیں؟

قرآن وحدیث کے مطابق بلاؤں کے نازل ہونے کا سب سے بڑا سبب بندوں کی بداعمالیاں ہیں۔ اللہ فرماتا ہے: وَمَآ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ (الشوریٰ: ۳۰)

ترجمہ: اور تمھیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے۔

تفسیر طبری میں ہے: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رگ پھڑکنے، کانٹا چبھنے، پتھر لگنے حتیٰ کہ ہر تکلیف گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور اللہ جو معاف کردیتا ہے وہ زیادہ ہے۔ (کنزالایمان)

## بلا کے پندرہ اسباب کا ذکر حدیث شریف میں:

حدیث شریف میں آیا:

إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْئُ دِوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ اُمَّهُ، وَاَدْنٰى صَدِيقَهُ، وَاَقْصٰى اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخَمْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا۔ فَارْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔

(مشکوۃ شریف، ج: ۳، ص ۱۵۰۰، المکتب الاسلامی بیروت، رقم الحدیث: ۵۴۵۰)

یعنی آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: (۱) جب مالِ غنیمت کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جانے لگے۔ (۲) امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جانے لگے، یعنی: امانت کو ادا کرنے کی بجائے خود استعمال کرلیا جائے۔ (۳) زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، یعنی: خوشی سے

دینے کی بجائے ناگواری سے دیا جائے۔(۴)علم، دین کے لیے نہیں بلکہ دنیا کے لیے حاصل کیا جانے لگے۔(۵) آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری، (۶) اور اپنی ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔(۷) دوست کو قریب، (۸) اور باپ کو دور کرنے لگے۔(۹) مسجدوں میں کھلم کھلا شور ہونے لگے۔(۱۰) قوم کی سرداری فاسق کرنے لگے۔(۱۱) قوم کا سربراہ قوم کا سب سے ذلیل آدمی بن جائے۔(۱۲) آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لیے کیا جانے لگے۔(۱۳) گانے والی عورتوں اور ساز و باجے کا رواج ہونے لگے۔(۱۴) شراب کھلے عام پی جانے لگے۔(۱۵) اُمت کے بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کو برا بھلا کہنے لگیں۔

(یعنی جب یہ پندرہ کام ہونے لگ جائیں تو) اُس وقت انتظار کرو، سرخ آندھی کا، زلزلے کا، اور زمین میں دھنس جانے کا، اور آدمیوں کی صورت بگڑ جانے کا، اور آسمان سے پتھروں کے برسنے کا، اور ایسے ہی مسلسل آفات اور بلاؤں کے آنے کا انتظار کرو جس طرح کسی ہار کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پے در پے جلدی جلدی گرنے لگیں۔

ان کے علاوہ مزید اسباب کا ذکر علی الانفراد مختلف احادیث میں وارد ہیں، جن میں زنا کی کثرت، ناپ تول میں کمی، بدعہدی، رشوت خوری، خلاف شرع فیصلے، امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا ترک اور گالی گلوچ کی کثرت وغیرہ وغیرہ ہیں۔

**بلا و مصیبت میں گرفتار ہونا برا نہیں بلکہ بھلا ہے:**

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اسے تکالیف میں مبتلا فرما دیتا ہے۔(بخاری شریف، کتاب الفتن، رقم الحدیث:۵۶۴۶)

دوسری حدیث میں فرمایا: مسلمان کو جو تکلیف، رنج، ملال اور اذیت و غم پہنچتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔(بخاری، کتاب المرضی، حدیث:۵۶۴۶)

ایک اور حدیث میں فرمایا: قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے: کاش! دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹ

دی گئی ہوتیں۔(ترمذی، کتاب الزھد،حدیث:۲۴۱۰)

## بلاؤں کے وقت کیا کریں؟

بلاؤں کا نزول ہمارے لیے امتحان و آزمائش ہے، اس لیے اس میں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ اللہ کی رضا پہ راضی ہونا چاہیے اور تقدیر پر ایمان کو پختہ کرنا چاہیے، اگر اللہ ان آزمائشوں سے ہمیں گزارتا ہے تو انعام و اکرام سے بھی نوازتا ہے۔

**صبر کا مظاہرہ:** اگر کوئی بندۂ مومن کسی بلا میں گرفتار ہو جائے تو صبر و رضا کا دامن نہ چھوڑے بلکہ صبر کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولى**، یعنی صبر صدمہ کے ابتدا ہی میں ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، ج ا ص ۵۴۲، المکتب الاسلامی بیروت، رقم الحدیث:۱۷۲۸)

حضرت مطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیٹا فوت ہو گیا، لوگوں نے انھیں بڑا خوش وخرم دیکھا، تو کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ غمزدہ ہونے کی بجائے خوش نظر آرہے ہیں؟ فرمایا: جب مجھے اس صدمے پر صبر کی وجہ سے اللہ پاک کی طرف سے درود و رحمت اور ہدایت کی بشارت ہے تو میں خوش ہوں یا غمگین؟ (یعنی یقیناً خوش ہی ہوں گا) (مختصر منہاج القاصدین، ص ۲۷۷)

امام غزالی فرماتے ہیں: حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ پھسل گئیں، تو ان کا ناخن ٹوٹ گیا، اس پر وہ ہنس پڑیں۔ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو درد نہیں ہو رہا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس کے ثواب کی لذت نے میرے دل سے درد کی تلخی کو ختم کر دیا ہے۔

(احیاء العلوم، ج ۴ ص ۹۰)

اور یہی حکم ہمیں قرآن نے بھی دیا ہے، اللہ فرماتا ہے:

**وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ-وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ** (البقرۃ :۱۵۵)

ترجمہ: اور ضرور ہم تمھیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوش خبری سنا ان صبر والوں کو۔ (کنزالایمان)

ان آیات میں بتایا گیا کہ جب اللہ بندوں کو بلاؤں میں گرفتار فرماتا ہے اور مذکورہ پریشانیوں سے آزماتا ہے تو انھیں جنت کی بشارت وخوش خبری ہے۔ اور جن کو یہ خوش خبری ہے وہ ہیں کون؟ تو بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مصیبت آنے پر، بلا نازل ہونے پر انا للہ پڑھتے ہیں، اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرۃ:۱۵۶)

ترجمہ: کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میری امت کو ایک ایسی چیز دی گئی جو پہلی امتوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی، وہ چیز مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھنا ہے۔ (المعجم الکبیر، رقم الحدیث:۱۲۴۱۱)

اس کے علاوہ بھی استرجاع کے کثیر فضائل احادیث میں وارد ہیں۔

## تعدیۂ مرض کے متعلق صحیح نظریہ:

اللہ رب العزت بندوں کی آزمائش اور ان کو انعام سے نوازنے کے لیے بلاؤں کو مختلف صورتوں میں نازل فرماتا ہے، کبھی طوفان، تو کبھی آندھی، کبھی سخت بارش، تو کبھی سیلاب وغیرہ کی صورت میں۔ مگر عموماً وبائی امراض کو ہی وبا کے طور پر سمجھا جاتا ہے، وبائی امراض میں طاعون، ہیضہ، چیچک اور کرونا اور اس کے علاوہ بھی بہت سے امراض ہیں۔ ان وبائی امراض میں بالخصوص طاعون، چیچک اور کرونا وغیرہ میں عام طور سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بیماریاں ایک کو دوسرے سے لگتی ہیں، یعنی یہ متعدی امراض ہیں اور کچھ ڈاکٹرز بھی اس طرح کی باتیں کہتے ہیں، اس لیے بہت سے لوگ اس بات کا دل میں یقین کر لیتے ہیں کہ کچھ امراض ایسے بھی ہیں جو واقعی متعدی ہوتے ہیں اور ایک سے اڑ کر کے دوسرے کو لگتے ہیں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر تعدیۂ مرض کا یعنی بیماری کے ایک سے اڑ کر کے دوسرے کو لگنے کا مسئلہ اور اس کے متعلق صحیح نظریہ واضح کر دیا جائے۔

اہل سنت و جماعت کے نزدیک مرض متعدی نہیں ہوتا، یعنی ایک سے اڑ کر کے

دوسرے کونہیں لگتا، احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہے کہ بیماریاں متعدی نہیں ہوتیں، ہاں! بعض احادیث میں جو اس طرح کی باتیں ملتی ہیں کہ جن کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیماریاں متعدی ہوتی ہیں تو وہ احادیث اپنے ظاہری معنی پر نہیں ہیں، بلکہ ان احادیث کی علما ومحدثین نے تشریح وتاویل بیان کی ہے، جیسا کہ سرکار اعلیٰ حضرت نے اپنے رسالہ "الحق المجتلیٰ فی احکام المبتلیٰ" میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مذکورہ رسالے میں اعلیٰ حضرت نے دونوں قسم کی حدیثیں بیان فرمائی ہیں، یعنی جس میں مرض کے متعدی ہونے کی نفی ہے ان کا بھی ذکر فرمایا ہے، اور ان احادیث کا بھی ذکر فرمایا جن کے ظاہر سے مرض کے متعدی ہونے کے ثبوت کا شبہہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت نے ان تمام احادیث کے شرعی معنیٰ اس طرح سے بیان فرمائے ہیں کہ تعدیۂ مرض کے تمام شکوک و شبہات دفع ہوجاتے ہیں۔

اسی رسالہ مبارکہ سے استفادۃً ایک ایسی حدیث ذکر کی جاتی ہے جو اس باب میں بہت جامع ہے:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: لا عدوی ولا یحل الممرض علی المصح ولیحل المصح حیث شاء۔ فقیل: یارسول اللہ! ولم ذلك؟ قال: لأنه اذی۔

ترجمہ: بیماری اڑ کر نہیں لگتی اور تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور نہ لائیں اور تندرست جانور والا جہاں چاہے لے جائے۔ عرض کی گئی: یہ کس لیے؟ فرمایا: اس لیے کہ اس میں اذیت ہے یعنی لوگ برا مانیں گے، انہیں ایذا ہوگی۔

(السنن الکبری للبیہقی، کتاب النکاح، باب لا یورد ممرض علی مصح، دار صادر بیروت، ج ۷، ص ۲۱۷)

اعلیٰ حضرت نے دونوں طرح کی حدیثیں نقل کرنے کے بعد فرمایا: اب توفیق اللہ تعالیٰ تحقیق حکم سنیے:

اقول: وباللہ التوفیق احادیث قسم ثانی (جن میں تعدیہ کی نفی ہے) تو اپنے

افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا، کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہوجاتا، جسے پہلے شروع ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی؟ ان متواتر وروشن وظاہر ارشاداتِ عالیہ کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لیے مطلقاً اس کی نفی فرمائی، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں (جذامی) کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا، ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانے کی جگہ سے نوالہ اُٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انھوں نے پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر خود نوش کرنا یہ اور بھی واضح کر رہی ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے، ورنہ اپنے آپ کو بلا کے لیے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔

(الحق المجتلیٰ، ص ۲۳، مجلس آئی ٹی دعوت اسلامی)

دوسرے مقام پہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں، یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔ حدیث چہارم کہ ”جذامیوں کو نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو“ صاف یہ محمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی ان مصیبت زدوں کو حقیر سمجھو گے، ایک تو یہ خود حضرت (اللہ رب) عزت کو پسند نہیں پھر اس سے ان گرفتارانِ بلا کو ناحق ایذا پہنچے گی، اور یہ روا نہیں۔ (نفس مصدر، ص ۲۵، ۲۶)

مجذوم (جذامی) سے بھاگنے کا جو حکم حدیث شریف میں آیا ہے، اعلیٰ حضرت نے اس کی پانچ وجہیں بیان کی ہیں، اول تفصیلی ہے، باقی چار یہ ہیں: (۱) مجذوم سے بھاگنے کی حدیثیں (حدیثِ لا عدوی سے) منسوخ ہیں۔ (۲) بھاگنے کا حکم اس لیے ہے کہ وہاں ٹھہریں گے تو ان پر نظر پڑے گی اور اس سے وہ مفاسد عجب وتحقیر وایذا پیدا ہوں گے جن کا ذکر گزرا۔ (۳) امر فرار اس لیے ہے کہ اس کی بدبو وغیرہ سے ایذا نہ پائیں، (۴) قول

مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری و فرار کا حکم اس لیے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضاو قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اس کے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔ یہ اول تو ایک امر باطل کا اعتقاد ہو گا اسی قدر فساد کے لیے کیا کم تھا، پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے: بیماری اڑ کر نہیں لگتی، یہ وسوسہ دل میں جمنا سخت خطرناک و ہائل ہو گا، لہٰذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کے لیے دوری بہتر ہے۔ (ص ۳۴ تا ۳۷)

ان تمام ارشادات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ مرض متعدی نہیں ہوتا، ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ بیماری کے اثر سے کوئی متاثر ہو کر بیمار پڑ جائے مگر یہ تعدیہ نہیں بلکہ یہ مرض مستقلاً اس کی ذات میں من جانب اللہ پیدا ہوا ہے۔

''مرآۃ المناجیح'' میں ہے: مرض کا اُڑ کر لگنا باطل ہے مگر یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بیمار کے پاس کی ہوا متعفن ہو اور جس کے جسم میں اس بیماری کا مادہ ہو وہ اس تعفُّن سے اثر لے کر بیمار ہو جائے اس معنیٰ سے تعَدّی ہو سکتی ہے، اس بنا پر فرمایا گیا کہ جذامی سے بھاگو لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں۔ غرض کہ عدویٰ یا تعَدّی اور چیز ہے کسی بیمار کے پاس بیٹھنے سے بیمار ہو جانا کچھ اور چیز ہے۔" (مرآۃ المناجیح، ج ٦، ص ۲۵٦)

ان تمام بحثوں کے بعد اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا درج ذیل فیصلہ کن اقتباس ہمیشہ ملحوظ نظر رکھا جائے۔

آپ فرماتے ہیں: بالجملہ مذہب معتمد و صحیح و رجیح و نجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلاً کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں، کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا ہے: انا عند ظن عبدی بی۔ (میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے پاس ہوتا ہوں) وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اسی کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہو گئی۔ اس لیے اور نیز کراہت و اذیت و خود بینی و تحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور نیز اس

دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہو اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور اب معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ (دل) میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے، یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم و رحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل ایمان بندگان خدا کے لیے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔ خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگ جائے گی، اسے تو اللہ ورسول رد فرما چکے، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (الحق المجتلیٰ، ص ٦٧ / ٦٨)

کیا بلائیں دُعاؤں سے ٹل جاتی ہیں؟

حضرت مجدد برکاتیت کی اس کتاب کا نام ہی ہے "رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوباء" جس کا معنیٰ ہے: وباؤں کو دور کرنے کے اعمال میں دُعا کے ذریعے تقدیر کا ٹل جانا۔ مگر تقدیر دُعاؤں سے کیسے ٹلتی ہے؟ کب ٹلتی ہے؟ اور کون سی تقدیر ٹلتی ہے؟ ان کو سمجھنے سے پہلے قضا کی قسموں کو سمجھنا ضروری ہے۔

چنانچہ "بہار شریعت" میں ہے: قضا تین قسم ہے: (۱) مُبرَمِ حقیقی، کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں۔ (۲) اور معلّقِ محض، کہ صُحفِ ملائکہ میں کسی شے پر اُس کا معلّق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔ (۳) اور معلّقِ شبیہ بہ مُبرَم، کہ صُحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔ وہ جو (پہلی قسم) مُبرَمِ حقیقی ہے اُس کی تبدیل ناممکن ہے، اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو اُنھیں اس خیال سے (کہ اس میں تبدیلی ناممکن ہے) واپس فرما دیا جاتا ہے۔ اور وہ جو (تیسری قسم) ظاہر قضائے معلّق ہے، اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے۔ اور وہ جو (دوسری قسم) متوسط حالت میں ہے، جسے صُحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں: میں قضائے مُبرَم کو رد کر دیتا ہوں۔ اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد

ہوا: إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ القَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ ۔ یعنی: بے شک دُعا قضائے مُبرم کوٹال دیتی ہے۔(کنز العمال، کتاب الاذکار، ج۱ص ۲۸، حدیث: ۳۱۱۷)

دُعاؤں سے بلاؤں کاٹل جانا قرآن وحدیث کی روشنی میں:

قرآن مجید میں ہے: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مؤمن: ۶۰)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی بشارت سنا دی تو بندوں کو چاہیے کہ چاہے جیسی بھی پریشانی، مصیبت اور بلا ہو، دُعا کرتے رہا کریں۔ حدیث شریف میں ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دُعا ان مصیبتوں میں نفع دیتی ہے جو نازل ہو گئی۔ اور جو ابھی نازل نہیں ہوئی ان میں بھی فائدہ دیتی ہے۔ تو اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ اللہ سے دُعا کرو۔ (مستدرک، کتاب الدعاء والتہلیل، ج۲ص ۱۶۳، حدیث: ۱۸۵۸)

اسی میں ہے: دُعا مصیبت و بلا کو اترنے نہیں دیتی۔ (ایضاً، ۱۸۵۶)

ایک حدیث میں ارشاد ہوا: لا يزيدُ فی العمرِ إلّا البرُّ ولا يردُّ القدرَ إلّا الدُّعاءُ۔ یعنی: نیکی کے سوا کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی اور دُعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹالتی۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۹۰)

صاحب مرقاۃ حضرت علامہ ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ اس آخری حدیث کی شرح میں رقم طراز ہیں:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ تکلیف یا مصیبت جس کے آنے کا خوف ہو، اگر بندہ اللہ سے دُعا کرے تو اللہ تعالیٰ وہ مصیبت دور فرما دیتا ہے، اس کو قضا اس لیے کہا گیا ہے کہ بندہ اپنے ظن کے مطابق اسے یقینی سمجھتا ہے۔ اس کی وضاحت اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رقیہ (تعویذ وغیرہ) بھی اللہ کی تقدیر ہی میں ہے، شریعت نے علاج اور دُعا کا حکم دیا ہے، اگرچہ جو چیز مقدر ہو وہ ضرور واقع ہوتی ہے، مگر انسان کو اس کا علم نہیں ہوتا۔

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف گئے اور وہاں طاعون کی خبر ملی تو آپ واپس

آ گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! کاش یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا۔ ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی دوسری تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں۔ اگر حدیث میں "قضا" سے حقیقی تقدیر (مبرم حقیقی) مراد ہو، تو دُعا اس مصیبت کو ہلکا اور آسان بنا دیتی ہے، یہاں تک کہ گویا وہ نازل ہی نہیں ہوئی۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ "دُعا نازل شدہ اور نہ نازل شدہ دونوں مصیبتوں کے لیے نافع ہے۔"

(مرقاۃ المفاتیح، ج ۴، ص ۱۵۲۸، حدیث: ۲۲۳۳)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مذکورہ حدیث شریف کی تشریح میں لکھتے ہیں:

یعنی دُعا کی برکت سے آتی بلا ٹل جاتی ہے، (کہا جاتا ہے:) دُعائے درویشاں رد بلا، قضا سے مراد تقدیر معلق ہے یا معلق مشابہ بالمبرم کہ ان دونوں میں تبدیلی و ترمیم ہوتی رہتی ہے، تقدیر مبرم کسی طرح نہیں ٹلتی۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۳، ص ۲۹۵)

حضرت علامہ نقی علی خان بریلوی علیہ الرحمہ نے دُعا سے آدمی کو حاصل ہونے والے پانچ فائدے بیان کیے ہیں، ان میں پانچویں فائدے کے تحت لکھا: پنجم: دفع بلا و حصول مدعا کہ بحکم اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ۔ (دُعا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا) - و -اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ (دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دُعا کرے) آدمی اگر بلا سے پناہ چاہتا ہے خدا تعالیٰ پناہ دیتا ہے، اور جو وہ کسی بات کی طلب کرتا ہے اپنی رحمت سے اس کو عطا فرماتا ہے یا (اگر عطا نہ فرمائے تو) آخرت میں ثواب بخشتا ہے۔ (احسن الوعاء لآداب الدعاء، المعروف بہ فضائل دُعا، ص ۵۵)

## کیا قبولیت دُعا کے کچھ آداب و شرائط بھی ہیں؟

ہمارے علما نے قبولیت دُعا کے بہت سارے آداب بیان کیے ہیں کہ اگر ان آداب و شرائط کا لحاظ رکھا جائے تو ان شاء اللہ دُعا ضرور قبول ہوگی۔ علامہ نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "احسن الوعاء لآداب الدعاء" میں لکھا کہ ایسے شخص کو (جو) اپنی دُعا

کا قبول ہونا اور بصورت عدم حصولِ مدعا (مطلوب نہ ملنے کی صورت میں) ثوابِ آخرت اس کے عوض ملنا چاہتا ہے (تو اس کے لیے) مناسب ہے کہ دُعا میں اس کے آداب کی رعایت کرے۔(فضائل دُعا، ص ۵۶) اکیاون آداب ذکر کیے ہیں، اور اس کی شرح "ذیل المدعاء لأحسن الوعاء" میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر نو آداب کا اضافہ فرما کر ساٹھ آداب مکمل فرما دیے۔ان تمام آداب کو یہاں ذکر کرنا طوالت سے خالی نہیں، آپ مذکورہ کتاب کی طرف رجوع کریں، ہاں! یہاں پر دو سبب جو شرط کے درجے میں ہیں؛ان کا ذکر اعلیٰ حضرت کے لفظوں میں کیا جاتا ہے:

قال الرضا: آداب دُعا جس قدر ہیں سب اسباب اجابت ہیں کہ ان کا اجتماع ان شاء اللہ مورث اجابت ہوتا ہے، بلکہ ان میں بعض بمنزلۂ شرط ہیں، جیسے: حضورِ قلب، و صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کامل توجہ اور خشوع وخضوع اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا) اور بعض دیگر محسنات ومستحسنات۔(فضائل دُعا، ص ۵۷)

## کیا قبولیت دُعا کے کچھ خاص اوقات وایام بھی ہیں؟

جی ہاں! قبولیت دُعا کے خاص اوقات، ایام، احوال اور مقامات بھی ہیں، حضرت علامہ نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مذکورہ کتاب میں پینتالیس ایسے اوقات کا ذکر فرمایا ہے کہ جن میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اس کی شرح میں امام اہل سنت فرماتے ہیں: وہ اوقات وحالات کہ جن میں بنظر ارشاد حدیث وائمۂ دین امید اجابت بحمد اللہ قوی ہے، پینتالیس ہیں، ازآں جملہ (ان میں سے چھتیس حضرت مصنف علام (علامہ نقی علی خان) قدس سرہ نے ذکر فرمائے اور نو فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بڑھائے۔(نفس مصدر، ص ۱۱۵)

خوف طوالت سے ان کا ذکر یہاں نہیں کیا جاتا، جسے دیکھنا ہو مذکورہ کتاب کی طرف رجوع کرے۔

## تعویذات کی شرعی حیثیت:

چوں کہ یہ کتاب دُعاؤں، وظائف اور تعویذات ونقوش پر مشتمل ہے، اس لیے

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تعویذات کی شرعی حیثیت بھی واضح کردی جائے کیوں کہ موجودہ دور میں وہابیہ تعویذ کو بھی شرک ٹھہراتے ہیں اور سنی عوام کبھی کبھار ان کے بہکاوے میں آکر تعویذ کو غیر مناسب یا شرکیہ عمل سمجھنے لگتی ہے، لہٰذا آنے والی سطروں میں قرآن وحدیث کے دلائل پیش کیے جارہے ہیں تاکہ ان وہابیوں کا رد ہو اور اہل سنت کی حقانیت واضح ہوجائے اور لوگوں کو اس سلسلے میں صحیح راہنمائی بھی حاصل ہوجائے، **وما توفیقی الا باللہ**۔

## تعویذ قرآن وحدیث کی روشنی میں:

تعویذ میں عموماً قرآن مجید کی آیات یا ان آیات کے اعداد لکھے جاتے ہیں اور قرآن مجید کی آیات سے شفاوعلاج حاصل کرنا قرآن سے ہی ثابت ہے، اللہ فرماتا ہے:

**وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ-وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا** (بنی اسرائیل، ۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

یہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا: **خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ**۔ کہ قرآن بہترین دوا ہے۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۱۶۹، حدیث: ۳۵۳۳، دار إحیاء الکتب العربیۃ، مصر)

مفسرین نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا: قرآن کا ایک ایک حرف برکات کا خزانہ ہے، جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح البیان)

**احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جس مرض میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح قبض کر لی گئی تھی، اس مرض میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سورۂ فلق اور سورۂ والناس پڑھ کر اپنے اوپر دَم فرماتے تھے اور جب طبیعت زیادہ ناساز ہوئی تو میں وہ سورتیں پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دَم کیا کرتی اور خود آپ کے ہاتھ کو پھیرتی کیوں کہ وہ (میرے ہاتھ سے زیادہ) بابرکت ہے۔

(بخاری، کتاب الطب، باب فی المرأۃ ترقی الرجل، ج ۴، ص ۳۴، حدیث: ۵۷۵۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک باندی پر نظرِ بد کے اثرات ملاحظہ فرمائے، تو ارشاد فرمایا: "بها نظرة فاسترقوا لها" ترجمہ: اسے نظر لگی ہے، لہٰذا اس کے لیے دَم کردو۔

(صحیح مسلم، ج ۴، ص ۱۷۲۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض سے فرماتے تھے: بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنا بِرِيْقَةُ بَعْضِنَا يَشْفِيْ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ ترجمہ: اللہ کے نام سے یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور ہمارے بعض بزرگوں کا لعاب (تھوک)، یہ شفا بخشے گا ہمارے بیمار کو، ہمارے رب کے حکم سے۔

(بخاری، الصحیح، ۵، ۲۱۶۸ رقم: ۵۴۱۳)

حضرت سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ: ہم سیلاب سے گزرے، میں نے سیلابی پانی میں غسل کرلیا، باہر نکلا تو بخار ہوگیا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، فرمایا: مُروا ابا ثابت يتعوّذ۔ ''ابو ثابت سے کہو جھاڑے'' میں نے عرض کی میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دَم جھاڑ ٹھیک کر دے گا؟ فرمایا: لا رقية الّا في نَفْسٍ اَوْ حُمّةٍ اولَدْغَةٍ۔ ترجمہ: جھاڑ تو خون، نکسیر، بخار میں مبتلا پر ہی ہوتی ہے۔

(المستدرک، ج ۴، ص ۴۵۸، حدیث: ۸۲۷۰)

ان کے علاوہ کثیر حدیثیں ہیں جو تعویذ اور دَم کے ثبوت پر واضح دلالت کرتی ہیں، اتنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے کہ تابعِ فرمان کے لیے یہی کفایت کریں گی اور معاند و منکر کو دفتر بھی ناکافی ہو۔

## کون سا جھاڑ پھونک اور تعویذ جائز ہے کون سا ناجائز و ممنوع؟

مندرجہ ذیل امور کی رعایت اگر ہو تو جھاڑ پھونک اور تعویذ جائز ہے:

(۱) وہ تعویذ قرآنی آیات یا احادیث پر مشتمل ہو، (۲) ایسے کلمات پر مشتمل ہو جو شرکیہ یا غیر شرعیہ نہ ہوں، (۳) قرآن و حدیث کے علاوہ کلمات ہوں تو یہ ضروری ہے کہ وہ کلمات کسی نہ کسی زبان میں معلوم المراد ہوں۔ (۴) تعویذ جائز عمل پر مشتمل ہو۔ (۵) جائز و

مباح امور کے لیے تعویذ بنایا جائے۔

یہاں شرائط کا استیعاب نہیں ہے، ممکن ہے کہ ان کے علاوہ بھی شرطیں ہوں۔

مذکورہ شرائط کی رعایت کے بغیر تعویذ ناجائز وممنوع، بلکہ بعض صورتوں میں اندیشہ کفر بھی ہے کہ مثلاً کلمات معلوم المراد نہ ہوں، تو ہوسکتا ہے کہ وہ کلمات کفریہ وشرکیہ ہوں۔

سورۂ بنی اسرائیل کی آیت کریمہ (آیت: ۸۲) کے تحت صاحب تفسیر ''روح المعانی'' لکھتے ہیں:

امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ایسا تعویذ جس میں اللہ عزوجل کے اسما موجود ہوں، مریضوں کے گلے میں بطورِ تبرّک لٹکانے میں کوئی حرج نہیں، جب کہ اس سے مدافعۃ العین کا ارادہ نہ کرے، اس سے مراد یہ ہے کہ نزول بلا کے بعد اس کے دور ہونے کی امید کرتے ہوئے لٹکانے میں حرج نہیں جیسے نظر کا وہ دَم جس کے متعلق سنت وارد ہوئی ہے، بہر حال نزولِ بلا (مصیبت آنے) سے قبل، تو اس میں حرج ہے، (لیکن) یہ قول غریب ہے، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے نزدیک کتاب اللہ سے لکھا ہوا تعویذ ڈبیہ وغیرہا میں لٹکانا، جائز ہے جسے جماع کے وقت اور بیت الخلاء جاتے ہوئے اتار دیا جائے، انھوں نے نزولِ بلا سے قبل وبعد کی کوئی قید نہیں لگائی، امام باقر علیہ الرحمہ نے بچوں کے لیے مطلقاً تعویذ لٹکانے کی اجازت عطا فرمائی اور امام ابن سیرین علیہ الرحمہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ قرآن کریم میں سے لکھا ہوا تعویذ انسان کو لٹکایا جائے، چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا، اسی پر پرانے اور نئے زمانے کے تمام شہروں کے لوگوں کا اعتقاد ہے۔

(تفسیر روح المعانی، تحت الآیۃ ۸۲، ج ۸، ص ۱۳۹، مطبوعہ بیروت)

احادیث کی کتابوں میں بعض وہ روایات بھی ہیں کہ جن سے تعویذات وغیرہ کی بظاہر ممانعت ثابت ہوتی ہے، شارحین حدیث نے ان کے محامل ومطالب بیان فرمائے ہیں، یہاں ان کو ذکر کیا جارہا ہے:

(۱) ممانعت ایسے تعویذ یا دَم وغیرہ کی ہے کہ جس میں شرکیہ وکفریہ یا ممنوع کلمات

ہوں، لہٰذا جس میں ایسی کچھ خلافِ شرع بات نہ ہو، اس کی ممانعت نہیں ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم دورِ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے، تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو ارشاد فرمایا: مجھ پر اپنے دَم پیش کرو، جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں، جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو۔

(صحیح مسلم، ج ۴، ص ۱۷۲۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(۲) اس سے مراد وہ دَم وغیرہ ہے کہ جس میں کفار کے منتر وغیرہ میں سے کچھ ہو یا ایسے کلمات پر مشتمل ہو کہ جس کا معنیٰ ہی معلوم نہ ہو، کیوں کہ اس صورت میں یہ احتمال بھی موجود ہے کہ ہوسکتا ہے اس کا معنیٰ کفریہ ہو، لہٰذا اس سے بھی ممانعت فرمائی۔ چنانچہ امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ دَم وغیرہ ہے کہ جو کفار کے منتر پر مشتمل ہو اور مجہول کلمات پر مشتمل ہو اور غیر عربی میں ہو اور ایسا ہو کہ جس کا معنیٰ معلوم نہ ہو، کہ ایسا دَم مذموم ہے، کیوں کہ اس میں احتمال ہے کہ اس کا معنیٰ کفریہ ہو یا کفر کے قریب ہو۔ بہرحال وہ دَم کہ جو آیاتِ قرآنی اور معروف اذکار پر مشتمل ہو، تو اس میں ممانعت نہیں ہے، بلکہ وہ سنت ہے۔

(شرح النووی علی المسلم، ج ۱۴، ص ۱۶۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(۳) ممانعت ان لوگوں کے متعلق ہے کہ جو اس تعویذ وغیرہ کو مؤثر حقیقی سمجھتے ہیں، حالانکہ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے، تعویذ وغیرہ ذرائع واسباب کی قبیل سے ہوتے ہیں یا ممانعت ایسی چیزوں سے متعلق ہے کہ جن اشیا کے متعلق کفار کے ذہن میں تاثیر کا عقیدہ راسخ ہو چکا تھا۔

شرح صحیح مسلم للنووی میں ہے: ممانعت ان لوگوں کے بارے میں کہ جو لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اشیا میں تاثیر ومنفعت ان کی طبیعت (ذات) کی وجہ سے ہے جیسا کہ دورِ جاہلیت میں کثیر اشیا کے متعلق لوگوں کا اعتقاد تھا۔ (نفس مصدر)

مرقاۃ المفاتیح، فیض القدیر، فتح الباری وغیرہ میں ہے:

واللفظ للاول: "(التمائم) جمع تميمة، والمراد بها التعاويذ التي

تحتوی علی رقی الجاهلیة من اسماء الشیاطین والفاظ لا یعرف معناها، قیل: التمائم خرزات کانت العرب فی الجاهلیة تعلقها علی اولادهم یتقون بها العین فی زعمهم، فابطله الاسلام، لانه ینفع ولا یدفع الا اللہ تعالی۔

ترجمہ: تمائم تمیمہ کی جمع ہے، اس سے مراد وہ تعویذ ہیں جو زمانہ جاہلیت کے ایسے دَموں پر مشتمل ہیں، جن میں شیاطین کے نام اور ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے معنی معلوم نہ ہوں اور کہا گیا کہ تمائم سے مراد وہ گھونگے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں اہل عرب اپنی اولاد کے گلوں میں ڈالتے، ان کا گمان یہ ہوتا تھا کہ یہ (ذاتی طور پر) بچوں کو نظر بد سے بچاتے ہیں، تو اسلام نے اس کو باطل قرار دیا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی چیز نفع نہیں پہنچا سکتی اور نہ مصیبت دور کرسکتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۸، ص ۲۵۵)

(۴) ممانعت والی روایات سے مراد شیطانی منتر یا جادو ہے یا ایسا عمل ہے کہ جسے کسی ناجائز کام کے لیے کیا جائے جیسے میاں بیوی میں جدائی کروانے کے لیے وغیرہ۔

چنانچہ امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ صحیح مسلم کے علاوہ کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نشرہ (منتر یا جادو) کے متعلق پوچھا گیا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نسبت شیطان کی طرف فرمائی۔

قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ نشرہ اہل تعزیم کے نزدیک مشہور و معروف ہے اور اس کو نشرہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عورت کو مرد سے جدا کرتا ہے۔ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ممانعت اس پر محمول ہے کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور معروف مباح کاموں سے خارج ہیں۔ (شرح النووی علی المسلم، ج ۱۴، ص ۱۶۸ / ۱۶۹، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(۵) پہلے اس کی ممانعت تھی، لیکن بعد میں جائز کلمات پر مشتمل تعویذات وغیرہ کی اجازت دے دی گئی یعنی ممانعت والی روایات منسوخ ہیں اور اجازت والی ناسخ ہیں۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دَم سے منع فرمایا، پھر آل عمرو بن حزم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ

ہمارے پاس ایسا دَم ہے کہ جس کے ساتھ ہم بچھو سے (بچھو کے ڈسے ہوئے کو) دَم کرتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے وہ دَم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس میں کچھ حرج نہیں دیکھتا، پس جو کسی مسلمان بھائی کو نفع دینے کی استطاعت رکھے، تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کرے۔

(صحیح مسلم، ج ۴، ص ۱۷۲۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

شرح صحیح مسلم میں ممانعت کی مختلف توجیہات کے ضمن میں ایک توجیہ یہ بیان فرمائی گئی ہے: "كان نهى أولا ثم نسخ ذلك وأذن فيها وفعلها واستقر الشرع على الإذن" ترجمہ: اولاً ممانعت تھی، پھر اسے منسوخ کر دیا گیا اور اس کی اجازت دے دی گئی اور شریعت مطہرہ نے اجازت کو باقی رکھا۔ (شرح النووی علی المسلم، ج ۱۴، ص ۱۶۸ / ۱۶۹، دار احیاء التراث العربی)۔ (یہ تمام توجیہات دار الافتاء اہل سنت، دعوت اسلامی سے مستفاد ہیں)

فقہائے اسلام کے نزدیک:

فقہا نے بھی محدثین کی طرح ہی مذکورہ شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے، چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی، فتاویٰ شامی میں لکھتے ہیں:

التميمة المكروهة ما كان بغير القرآن. ولا باس بالمعاذات اذا كتب فيها القرآن او اسماء الله تعالىٰ. انما تكره العوذة اذا كانت بغير لسان العرب ولا يدری اوشی من الدعوات فلا باس به۔

ترجمہ: مکروہ تعویذ وہ ہے جو قرآن کے علاوہ ہو، ان گنڈے تعویذوں سے شفا حاصل کرنے میں حرج نہیں جن میں قرآن یا اللہ کے نام لکھے ہوں۔ اور وہ تعویذات جو عربی زبان کے علاوہ ہوں اور پتہ نہ چلے یہ کیا ہے، ممکن ہے اس میں جادو، کفر وغیرہ شامل ہو جائے۔ مگر وہ گنڈہ تعویذ جو قرآن سے ہو یا کوئی دُعا ہو، اس میں حرج نہیں۔

(ردالمحتار (شامی)، ج ۶، ص ۳۶۳)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: قرآن کریم سے دَم (جھاڑ پھونک) کرنا یوں کہ مریض

اور (سانپ، بچھو وغیرہ سے) ڈسے پر قرآن پڑھے یا کاغذ پر لکھ کر گلے وغیرہ میں لٹکائے یا پلیٹ پر لکھ کر اور اس تحریر کو دھو کر بیمار کو پلائے، اسے عطا، مجاہد اور ابو قلابہ نے جائز قرار دیا ہے۔ مشہور ائمہ میں یہ عمل بغیر انکار ثابت ہے۔ اور جس کی نکسیر نہ رُکتی ہو اور وہ اپنے اُسی خون سے اپنی پیشانی پر قرآن کریم کی کوئی آیت لکھنا چاہے تو یہ جائز ہے۔ یوں ہی مردار کے (رنگے ہوئے) چمڑہ پر لکھنا جب اس میں شفا (کی امید) ہو جائز ہے۔ اور گلے میں تعویذ لٹکانے میں حرج نہیں، ہاں بیت الخلاء یا بیوی سے قربت کے وقت اتار دے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۸، ص ۳۵٦)

شاداب امجدی اعظمی

☆☆☆

# رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوباء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَنُصَلِّی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَحۡمَۃٍ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ وَآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ وَأَصۡحَابِہِ الۡمُکَرَّمِیۡنَ وَأَزۡوَاجِہِ الطَّاہِرِیۡنَ۔

امابعد! یہ رسالہ ہے اعمال وادعیہ دفعِ وبا میں جس سے بذریعہ دوا کے بہت کم امید نجات ہے اور یہ مرض ہندوستان میں دوازدہ ماہ (پورے سال) کہیں نہ کہیں شکار کھیلتا رہتا ہے۔ میں نے کمال کوشش کی اور بہت بزرگوں سے اعمالِ مجرب کی اجازت لی اور اکثر کا میں نے بھی تجربہ کیا، بہت قوی الاثر پائے، جان بلب بچ بچ گئے۔اس خیال سے کہ مسلمانوں کو اس سے نفع ہو میں نے ایک جگہ جمع کر کے ''رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوباء'' نام رکھا اور اجازت عام دی۔

خدا سے امید ہے کہ لوگوں کو اس سے نفع کثیر پہنچے اور مجھ کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ جو اس سے فائدہ اٹھائے میرے حق میں دُعائے مغفرت سے دریغ نہ کرے، ان اعمال کی زیادہ ستائش کی ضرورت نہیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔

(مشک وہ ہے جس کی خوشبو ہی بتادے، نہ کہ عطر فروش کے بتانے سے معلوم ہو)

## باب اول : فاتحہ بزرگان دین میں

دو روٹیاں گیہوں کی اس قدر وزن میں کہ آدمی سیر ہو کر کھالے پکائے اور گھی سے چپڑ کر اس پر اتنی شکر رکھ دے کہ وہ روٹیاں اس کے ساتھ کھالی جائیں۔

پھر فاتحہ قطب الاقطاب حضرت سیدنا شاہ خواجہ حاجی شریف زندنی بخاری (۱) اور خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہما (۲) کا کر کے کسی محتاج کو کھلا دے۔

جس گھر میں یہ فاتحہ ہوگا خدائے تعالیٰ اس کو وبا سے محفوظ رکھے گا۔

(۱) حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی بخاری رحمۃ اللہ علیہ: حضرت سیدنا خواجہ مودود چشتی علیہ الرحمہ کے فرزندار جمند ہیں، ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد باطنی کمالات میں مصروف

ہوئے، برسوں جنگلوں میں عبادت گزاری کی، بڑے احوال عجیبہ اور مقاماتِ غریبہ کے مالک تھے، آپ مقتدائے مشائخ اور پیشوائے ابدال تھے۔ چودہ سال کی عمر سے باوضو رہنے لگے، مسلسل روزہ رہتے اور تین دن بعد بے نمک سبزی سے روزہ افطار کرتے۔ آپ کا وصال ۱۰؍رجب ۶۱۲ھ میں ۱۲۰؍سال کی عمر شریف میں ہوا۔ آپ مرشد سرکار خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے مرشد اجازت ہیں۔

(خزینۃ الاصفیاء، ج ۲، ص ۵۵۔ ۵۷ - مکتبہ نبویہ، لاہور)

(۲) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ طریقت وشریعت کے علوم میں امام العصر تھے، اشرافِ اقطاب اور مقتدائے اقطاب مانے جاتے تھے۔ زندگی کے ۷۰؍سال ریاضت میں گزارے۔ کبھی کھانا اور پانی پیٹ بھر کر نہ پیا۔ آپ کی دُعا بارگاہِ رب العزت سے کبھی رد نہ ہوئی۔ ہر روز ایک بار قرآن ختم فرماتے۔ آپ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے پیر ومرشد ہیں۔ آپ نے ۹۱؍سال کی عمر شریف میں ۶؍شوال المکرم ۶۱۷ھ کو وفات پائی۔

(خزینۃ الاصفیاء، ج ۲، ص ۵۷/ص ۶۱)

**ایضاً:** بتاسے (ایک قسم کی مٹھائی) یا شِیر برَنج (دودھ اور چاول کی کھیر، فیرنی) پر فاتحہ حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ (حضرت مجدد الف ثانی کے بڑے بیٹے) کا کر کے لوگوں کو کھلائے، جس نے ایک بتاسہ بھی کھایا ہوگا، باذن اللہ تعالیٰ مرضِ وبا سے محفوظ رہے گا۔

**ایضاً:** دودھ ماءِ شکر (چینی کا پانی یعنی شیرہ) ماءِ برنج (چاول کا پانی) ماء (سادہ پانی) پانچ رکابی (پلیٹ) میں نکال کر فاتحہ سید جگن، سید رفیع، سید معین الدین خزادہ، سید احمد، سید وارث رحمہم اللہ تعالیٰ کا کر کے ایک ایک رکابی محتاج نمازیوں کو کھلائے۔

**ایضاً:** برنج ودال، ماش (ایک لیس دار اناج جس کی دال وغیرہ بناتے ہیں) غیر مقشر (بغیر چھیلا ہوا) مساوی الوزن (وزن میں برابر) وبرابر ہر دو شکر ونصف برنج روغن زرد مثلاً برنج ۱؍مار۔ دال ۱؍مار۔ شکر ۲؍مار۔ گھی۔ مار لے کر بعد ادائے نماز جمعہ اسی وضو سے مرد پانی بھرے، اور مقام طاہر پر اس پانی سے کھچڑی پکائے اور مسلم دیگچی پر حسب معمول فاتحہ

حضرت شیخ محمد صادق گشت وبائی کا کر کے، تھوڑی تھوڑی لوگوں کو کھلائے اور خود کھائے، جس نے دو چار دانے بھی کھائے ہوں گے اس کو خدائے تعالیٰ امن میں رکھے گا۔

## باب دوم : مبتلائے وبا کے اعمال

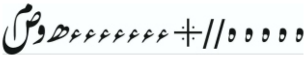
جب کوئی مبتلائے وبا ہو، ایک مقدار مناسب مثلاً، مار آٹا گیہوں کا لے کر دو روٹیاں مساوی الوزن پکائے اور دونوں طرف گھی شکر چپڑے، ایک روٹی دریا میں، اگر (دریا) نہ ہو تو کنوئیں میں ڈال دے اور دوسری روٹی سیاہ کتے کو، اگر (کالا کتا) نہ ملے تو جس رنگ کا ہو کھلائے خدائے تعالیٰ صحت دے گا۔

**ایضاً:** جب کوئی مبتلائے وبا ہو تھوڑے پانی پر یَآیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ گیارہ مرتبہ پانی پر دَم کر کے کچھ پلائے اور کچھ منہ اور بدن پر چھڑک دے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بیمار اچھا ہو جائے گا۔

**تنبیہ:** نقش الحمد اور دو تعویذ باب سوم میں اور ایک دُعا باب دہم میں متعلق اس باب سے درج ہے۔

## باب سوم : تعویذات تحفظ وبا میں

اس شکل کو لکھ کر تعویذ بنائے وبا اور ہر بلا سے خدا محفوظ رکھے گا:



اس طلسم سے متعلق یہ اشعار ہیں:

پنج ہا و دو خط مرکز دار | پس چلیپا بہ نقطہ ہائے چہار
ہمزہ ہفت ، ہا، و او پیش | صاد و میمی بدامنش بنگار
دفع ہر آفت و بلیات است | ثابت از قول حیدر کرار

**ایضاً:** یہ دُعا لکھ کر گلے میں ڈال دے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جل است جلیل است کمر بستہ خلیل است خاتون بتول است علی مہمان رسول است بگریز وبا تو فضول است الٰہی بحق و اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا

وبحق وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وبحق يطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيماً واسيرا الٰہی بحرمت ایں آیت ہائے قرآن شریف وبحرمت ایں اسم ہائے پاک از آفتہائے وبا نگاہ دار یا حافظ یا حافظ یا حافظ۔

اور میرے نزدیک بہتر ہے کہ رات دن میں دو چار مرتبہ پڑھ بھی لیا کریں۔

**ایضاً:** اس کو لکھ کر تعویذ بنائے اور صبح وشام دو چار مرتبہ پڑھ بھی لیا کرے:

الٰہی بحرمت محمد صادق صاحب از آفت وبا نگاہ دار۔

ایک اور بزرگ سے ان الفاظ اور اس ترکیب سے اسی عمل کی اجازت حاصل ہوئی۔لکھ کر بازوے راست پر باندھ لے اور گیارہ چھوٹی چھوٹی کوڑیاں خیرات کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد صادق ولد شیخ احمد سرہندی از شر وبا نگاہ دار۔

(حضرت مجدد الف ثانی کے سب سے بڑے بیٹے جن کا وصال ۲۴ رسال کی عمر میں طاعون کے باعث ہوا۔حضرت مجدد فرماتے ہیں: میرا مرحوم بیٹا اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھا اور اللہ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھا۔ ۲۴ رسال کی عمر میں انھوں نے وہ کچھ پا لیا جو بہت کم لوگ پاتے ہیں،شرح مواقف اور اس جیسی کتابوں کا کمال مہارت سے درس دیتے۔ان کی معرفت وعرفان کی حکایات اور کشف وشہود کے قصے کو بیان ہی نہیں کیے جاسکتے...... ویکی پیڈیا،محمد صادق بن احمد سرہندی)

ایک اور بزرگ سے اجازت ان الفاظ کے ساتھ مجھ کو ملی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بحرمت حضرت شیخ محمد صادق ولد شیخ احمد فاروقی سرہندی از شر وبا نگاہ دار۔

ایک اور بزرگ سے ان الفاظ اور اس ترکیب کے ساتھ اجازت حاصل ہوئی اور سات گنڈے کوڑیاں خیرات کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد صادق اکابر اولیا ولد شیخ احمد

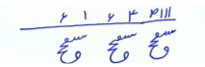
سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما از شر بلائے وبا نگاہ دار۔

ایک اور بزرگ سے یوں اجازت ملی کہ لکھ کر تعویذ بنائے اور شیرینی پر گیارہ کوڑی کے فاتحہ شیخ محمد صادق کا دے کر لڑکوں کو تقسیم کر دے:

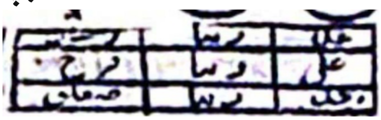
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ  الٰہی بحرمت شیخ محمد صادق ولد شیخ احمد از شر وبا نگاہ دار۔

تنبیہ: حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں وبا (طاعون) کا بہت زور ہوا، آپ نے خدائے تعالیٰ سے دُعا کی کہ مسلمانوں کو اس بلا سے نجات دے اور ان کے عوض میری قبض روح فرما، چنانچہ ان کا انتقال ہو گیا۔ اور اس نیت عمدہ کی برکت سے خدائے تعالیٰ نے ان کے نام میں یہ اثر رکھا کہ جو ان سے توسل کرے گا وہ وبا سے محفوظ رہے گا، اور اس کا تجربہ بہت لوگوں نے کیا بہت بڑا اثر پایا۔ آدمی کو چاہیے کہ بعد دفع وبا کے ان کا فاتحہ اپنی حیثیت کے موافق ضرور کر دے۔

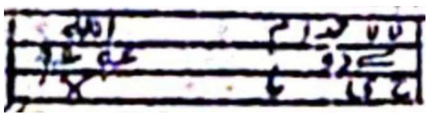
ایضاً: اِس طلسم کو لکھ کر تعویذ بنائے۔



ایضاً: اس تعویذ کو لکھ کر ایک گلے میں ڈالے اور ایک گھر میں چپکائے۔



(اور) اس تعویذ کو مرد سر میں رکھیں اور عورتیں دست چپ (بائیں ہاتھ) میں باندھیں۔



ایضاً: یہ نقش لکھ کر تعویذ بنائے، خدائے تعالیٰ وبا سے محفوظ رکھے گا اور کوئی مبتلائے وبا ہو گیا ہو تو اس کو باندھ دے، حق تعالیٰ صحت بخشے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الحمد | لله | رب | العالمین | الرحمٰن | الرحیم |
| ملك | یوم | الدین | ایاك | نعبد | وایاك |
| نستعین | اهدنا | الصراط | المستقیم | صراط | الذین |
| انعمت | علیهم | غیر | المغضوب | علیهم | ولا |
| الضّالین | آمین | بسم الله | الرحمٰن | الرحیم | |
| | | | | | |

**تنبیہ:** باقی سات (۷) خانے اس نقش کے خالی رہیں گے۔

**ایضاً:** نوچندی (قمری مہینے کی پہلی) جمعرات کو لکھ کر تعویذ بنائے اور جب وبا دفع ہو سوا پانچ آنے کی شیر برنج (کھیر) پکا کر فاتحہ حضرت محمد صادق رحمہ اللہ کا کر کے تقسیم کر دے۔

**تعویذ یہ ہے:**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَا اللّٰهُ، يَا اللّٰهُ، يَا اللّٰهُ، وَحْدَكَ، وَحْدَكَ، وَحْدَكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ، أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، وَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ، وَأَنْتَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. 

**تعویذ (مندرجہ ذیل) ایک لکھ کر باندھ لے اور ایک دروازے پر چسپاں کر دے:**

لِي خَمْسَةٌ أُطْفِي بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ، الْمُصْطَفٰى، وَالْمُرْتَضٰى، وَابْنَاهُمَا، وَالْفَاطِمَةُ۔

**تعویذ لکھ کر باندھ لے:**

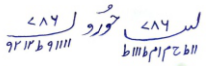
لِي خَمْسَةٌ أُطْفِي بِهَا حَرَّالْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ، الْمُصْطَفٰى، وَالْمُرْتَضٰى، وَابْنَاهُمَا، وَالْفَاطِمَةُ، الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ.

**تعویذ:** یہ (درج ذیل) نقش لکھ کر ایک گلے میں ڈالے اور ایک دروازے میں چپکائے۔

| |
|---|
| ۱ ۷ ۶ ۸ ۲ ۱ ۳ ۳ ھ ھ ۵ ۱ ۳ |
| ۱ ۹ ۱ ۵ ۱ ۲ ۳ ۳ عـــ ۶ |
| ۲ ۱ ۱ ۲ ۳ ۳ عـــ ۶ |
| ۵۱۵ ۶ ۰ ۲ ۱ ۲ ۸ ۴ ۵ ۵ ۷ |

**تعویذ:** اس کو لکھ کر بازو پر باندھے سال بھر تک وبا سے امن میں رہے گا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۴۱۳ | ۳۴۲۷ | ۳۴۲۴ | ۳۴۲۱ |
| ۳۴۲۵ | ۳۴۲۰ | ۳۴۱۵ | ۳۴۲۶ |
| ۳۴۱۹ | ۳۴۲۲ | ۳۴۲۹ | ۳۴۱۶ |
| ۳۴۲۸ | ۳۴۱۷ | ۳۴۱۸ | ۳۴۲۳ |

**تعویذ:** یہ نقش لکھ کر تعویذ بنائے۔ 

**تعویذ:** یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۳۶۳ | ۹۳۶۶ | ۹۳۶۹ | ۹۳۵۶ |
| ۹۳۶۸ | ۹۳۵۷ | ۹۳۶۲ | ۹۳۶۷ |
| ۹۳۵۸ | ۹۳۷۱ | ۹۳۶۴ | ۹۳۶۱ |
| ۹۳۶۵ | ۹۳۶۰ | ۹۳۵۹ | ۹۳۷۰ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷۹۰۶ | ۷۹۰۹ | ۷۹۱۳ | ۷۸۹۹ |
| ۷۹۱۲ | ۷۹۰۰ | ۷۹۰۵ | ۷۹۱۰ |
| ۷۹۰۱ | ۷۹۱۵ | ۷۹۰۷ | ۷۹۰۴ |
| ۷۹۰۸ | ۷۹۰۳ | ۷۹۰۲ | ۷۹۱۴ |

تعویذ: اس کولکھ کر گلے میں ڈالے۔

| | | |
|---|---|---|
| یامقتدر | یادافع | یارقیب |
| یاعلیم | یارافع | یاخلاق |

تعویذ: یہ لکھ کر تعویذ بنائے وبا اور جملہ بلا سے خدائے تعالیٰ محفوظ رکھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

تعویذ: کل امراض وبائی کے واسطے یہ نقش مفید ہے، بروز پنج شنبہ قبل از طلوع آفتاب قطب رو دوزانو بیٹھ کر لکھے اور بازو پر باندھ لے۔

اور اگر گلۂ جانوران میں وبا ہو تو ہمراہ جرس کے (یعنی: گلے میں پہنائی جانے والی گھنٹی کے ساتھ) بڑے جانور کے گلے میں باندھ لے اور اگر دو چار ہوں تو ہر ایک کے گلے میں ڈالے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| و الیه ترجعون | کل شیئ | بیده ملکوت | فسبحان الذی |
| فسبحان الذی | بیده ملکوت | کل شیئ | و الیه ترجعون |
| کل شیئ | و الیه ترجعون | فسبحان الذی | بیده ملکوت |
| بیده ملکوت | فسبحان الذی | و الیه ترجعون | کل شیئ |

ابرصابرصاصاصراصاصورصاحصارامن کل افات بحق یابدیع

تعویذ: (درج ذیل) ایک تعویذ لکھ کر بازو پر باندھ لے، خدائے تعالیٰ وبا سے محفوظ رکھے۔

اور اگر کوئی مبتلائے وبا ہو گیا ہو تو ایک تعویذ باندھ دے اور ایک گھول کر گلاب میں پلادے۔ خدائے تعالیٰ صحت دے۔ اور بعد صحت فاتحہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا سوا پیسے کی شیرنی پر کر کے لڑکوں کو تقسیم کر دے اور تعویذ مشک وزعفران سے لکھے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۶۳۰۸ | ۱۶۳۱۱ | ۱۶۳۱۴ | ۱۶۳۰۰ |
| ۱۶۳۱۳ | ۱۶۳۰۱ | ۱۶۳۰۷ | ۱۶۳۱۲ |
| ۱۶۳۰۲ | ۱۶۳۱۶ | ۱۶۳۰۹ | ۱۶۳۰۶ |
| ۱۶۳۱۰ | ۱۵۳۰۵ | ۱۶۳۰۳ | ۱۶۳۱۵ |

تعویذ:

(درج ذیل) لکھ کر تعویذ بنائے، وبا سے محفوظ رہے اور اگر کوئی مبتلائے وبا ہو گیا ہو

تواس کے گلے میں ڈال دے خدائے تعالیٰ صحت دے گا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۵۰ | ۲۵۳ | ۲۵۶ | ۲۴۳ |
| ۲۵۵ | ۲۴۴ | ۲۴۹ | ۲۵۴ |
| ۲۴۵ | ۲۵۸ | ۲۵۱ | ۲۴۸ |
| ۲۵۲ | ۲۴۷ | ۲۴۶ | ۲۵۷ |

## باب چہارم : اعمال بکرے کے ذبح کرنے کے

ایک بکری سیاہ رنگ بشرائط قربانی لے کر گوش راست (داہنے کان میں) میں سورہ یٰسٓ مع بسم اللہ اور گوش چپ (بائیں کان) میں سورہ تبارك الذی مع بسم اللہ پڑھ کر پھونکے اور آواز سے پڑھے تاکہ بکری سنے اور محلے یا شہر کے گرد پھرا کر چوراہے پر ذبح کریں۔اور کباب بنا کر تھوڑا تھوڑا گوشت لوگ کھائیں، خدائے تعالیٰ وبا سے محفوظ رکھے گا۔

**ترکیب دیگر:** جب کسی شہر میں اندیشہ وبا کا ہو یا وبا شروع ہوئی ہو، (تو) ایک بکرا بموجب شرائط قربانی کے لے کر گوش راست (داہنے کان) میں سورۂ بقرہ بآواز بلند مع بسم اللہ اور گوش چپ (بائیں کان) میں سورۂ تغابن بآواز بلند مع بسم اللہ پڑھ کر دَم کریں، اور گرد شہر یا محلے کے گشت کرائیں، جب اس مقام پر- جہاں سے گشت شروع ہوا تھا- پہنچے (تو) ذبح کریں۔اور صرف گوشت لے لیں اور پوست (چمڑا)، استخوان (ہڈی) وخون وغیرہ وہیں مقام پاک پر دفن کر دیں اور کباب بنا کر لوگ کھائیں۔اس رقبے میں جہاں گردش ہوئی ہے وبا نہ آئے گی، اور گوشت کھانے والے بھی محفوظ رہیں گے۔

**ترکیب دیگر:** ایک بکرا یا بکری یک رنگ سیاہ بشرائط قربانی لے کر تین روز اس کی دانہ و چارہ سے اچھی طرح داشت (خیال) کریں، روز سوم محلہ یا شہر کے گرد گشت کرائیں اور چوراہے پر کھڑا کر کے اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر گوش راست میں سورہ یٰسٓ مع بسم اللہ اور گوش چپ میں سورۂ تغابن مع بسم اللہ پڑھیں اور ہر مرتبہ کان سیدھا اور الٹا پکڑے رہیں اور اس طرح پڑھیں کہ جانور سنے اور کان میں پھونک دیں، پھر رو بقبلہ ذبح کریں، اور استخوان نہ توڑیں بلکہ مُسلَّم (صحیح سلامت) رکھیں اور بھنے ہوئے پکائیں اور تھوڑا

تھوڑا لوگ کھائیں۔جس نے ایک ریشہ بھی کھایا ہوگا خدائے تعالیٰ اس کو وبا سے محفوظ رکھے گا۔

## باب پنجم : اعمال نقارہ

ایک بکرے پر سورۂ یٰسٓ اس طرح پھونکے کہ ہر مبین پر سات سات مرتبہ تکرار کرے اور چوراہے پر ذبح کر کے صرف کھال لے لے، گوشت وغیرہ وہیں دفن کر دے۔ (پھر) اس کھال سے نقارہ مڑھے اور صبح و شام بجائے۔ خدائے تعالیٰ بہت جلد وبا اس شہر سے دفع کرے۔

**ترکیب دیگر:** دَہن دَہن بی بی آمنہ جن محمد جایا بھاگ رے وبا نور محمدی آیا عبداللہ کے پوت آمنہ کے جائے بھاگ وبا محمد عربی آئے۔

(مذکورہ کلمات) ڈھول کے کنارے کنارے لکھے اور دُہل نواز (ڈھول بجانے والا) یہی کلمات کہتا، صبح و شام بجاتا ہوا شہر میں گشت کرے اور احتیاط رکھے کہ ان کلمات پر چوب (ڈھول پیٹنے کی لکڑی ڈھول پیٹتے وقت) نہ پڑے اور یہی کلمات تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دَم کرے اور خود پیے اور لوگوں کو پلائے۔

**ترکیب دیگر:** (درج ذیل تمام کلمات) نقارے پر لکھے اور صبح و شام بجائے جہاں تک آواز جائے خدائے تعالیٰ وبا سے محفوظ رکھے:

اول مع بسم اللہ آیۃ الکرسی بعد از آں نادِ علی لکھے پھر لکھے:

 اودر کوب کوب در کاف کاف در در یا بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ عبداللہ کا پوت آمنہ کا جایا بھاگ رے وبا محمد عربی آیا۔

لِي خَمْسَةٌ أُطْفِي بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ، اَلْمُصْطَفٰى، وَالْمُرْتَضٰى، وَابْنَاهُمَا، وَالْفَاطِمَةُ.

پھر یہ نقش لکھے۔

| | | |
|---|---|---|
| ٨ | ١ | ٦ |
| ٣ | ٥ | ٧ |
| ٤ | ٥ | ٢ |

## باب ششم: دروازے اور گھر میں چسپاں کرنے کیلئے دُعائیں یا مثل اسکے دیگر اعمال

ایک کورے مٹکے میں پانی بھرے اور گیارہ (۱۱) بار سورۂ یٰسٓ باوضو اس طرح دَم

کرے کہ ایک مرتبہ پڑھے اور پھونک دے اور وہ پانی دیواروں پر ہر چہار جانب اور صحن خانہ اور راہ میں زمین پر چھڑک دے خدائے تعالیٰ اس گھر کو دخلِ وبا سے پاک رکھے گا۔

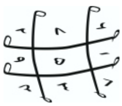
**ترکیب دیگر:** یہ نقش لکھ کر دروازے پر چسپاں کر دے، وبا سے حفظ رہے:

| وابناهما والفاطمه | المصطفیٰ و المرتضیٰ | حر الوبأء الحاطمه | لی خمسة اطفی بها |
|---|---|---|---|
| الباق الخلاق | الباق الخلاق | الباق الخلاق | الباق الخلاق |
| الباق الخلاق | الباق الخلاق | الباق الخلاق | الباق الخلاق |
| الباق الخلاق | الباق الخلاق | الباق الخلاق | الباق الخلاق |
| الباق الخلاق | الباق الخلاق | الباق الخلاق | الباق الخلاق |

**ترکیب دیگر:** صلاۃ تنجینا لکھ کر دروازے پر چسپاں کر دے:

**صلاۃ تنجینا یہ ہے:** اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ،وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ،وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ،وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.

**ترکیب دیگر:** دروازے پر چسپاں کریں:



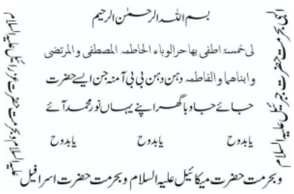
**ترکیب دیگر:** لکھ کر دروازے پر چسپاں کرے:




**ترکیب دیگر:** لکھ کر دروازے پر چسپاں کرے:

لِي خَمْسَةٌ أُطْفِي بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ،اَلْمُصْطَفٰى، وَالْمُرْتَضٰى، وَابْنَاهُمَا، وَالْفَاطِمَةُ.

**ترکیب دیگر:** لکھ کر دروازے پر چسپاں کرے:



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لی خمسۃ اطفی بہا حرالوباء الحاطمہ المصطفی و المرتضی

وابناہما و الفاطمہ دہن دہن بی بی آمنہ جن ایسے حضرت

جائے جاو با گھر اپنے یہاں نور محمد آئے

یابدوح یابدوح یابدوح

الٰہی بحرمت حضرت جبرئیل علیہ السلام

وبحرمت حضرت میکائیل علیہ السلام وبحرمت حضرت اسرافیل علیہ السلام وبحرمت حضرت عزرائیل علیہ السلام

صاحب خانہ را مع جمیع اہل و عیال عارضہ طاعون یعنی وبا سے محفوظ رکھ بحرمت النبی وآلہ الامجاد یا حافظ یا حفیظ یا اللہ۔

**ترکیب دیگر:** لکھ کر دروازے پر چسپاں کرے، وہ گھر کیا شہر سے وبا دفع ہو:

سح فرمہ ملحیب بھر لطا او لفظا لطفا لفعا لا محقا

**ترکیب دیگر:** لکھ کر دروازے پر چسپاں کرے:

**عبداللہ کا پوت بی بی آمنہ کا جایا بھاگ رے وبا محمد عربی آیا۔**

**ترکیب دیگر:** لکھ کر دروازے پر چسپاں کرے اور جس جس کنویں کا پانی پیتا ہو ایک ایک اس میں ڈال دے:




| | | | |
|---|---|---|---|
| ٨ | ٨٨ ۵٦ | ٨٨ ۵٩ | ١ |
| ٨٨ ۵٨ | ٢ | ٧ | ٨٨ ۵٧ |
| ٣ | ٨٨ ٦١ | ٨٨ ۵۴ | ٦ |
| ٨٨ ۵۵ | ۵ | ۴ | ٨٨ ٦٠ |

**الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد صادق ولد شیخ احمد فاروقی سرہندی از شر وبا نگاہ دار**

**ترکیب دیگر:** اس دُعا کو لکھ کر دروازے پر چسپاں کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِي خَمْسَةٌ أُطْفِي بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ، اَلْمُصْطَفٰى، وَالْمُرْتَضٰى، وَابْنَاهُمَا، وَالْفَاطِمَةُ. **پیش من حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس من حضرت علی دست راست من حضرت حسن دست چپ من حضرت حسین دامان حضرت فاطمہ برسر من کلید من مہتر داؤد مہر کردم بنام مہتر سلیمان علیہ السلام ای دیوان وجنیان و پریان من بستم شما نیز بندید جملہ آفات وبلیات ارضی وسماوی را تا من نکشایم شما ہم مکشائید بحق** لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ يَا وَلِيَّ الْوِلَاءِ وَيَا سَامِعَ الدُّعَاءِ وَيَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ اَصْرِفْ عَنِّي الْقَهْرَ وَالْمَرَضَ وَالْوَبَاءَ وَالطَّاعُونَ وَالْقَحْطَ وَالسُّقْمَ وَالْفُجَاءَ، بِحَقِّ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَحَسَنِ نِ الْمُجْتَبٰى وَحُسَيْنٍ شَهِيدِ كَرْبَلَاءَ يَارَبَّا يَارَبَّا يَارَبَّا.

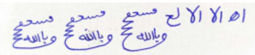
**ترکیب دیگر:** آیت الکرسی لکھ کر دروازے پر چسپاں کرے۔

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

**ترکیب دیگر:** یہ دُعا لکھ کر دیوارِ خانہ میں چسپاں کرے، یا لکڑی میں باندھ کر لٹکا دے، یا صبح وشام ہر روز پڑھ لیا کرے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ -بِسْمِ اللهِ ذِي الشَّأْنِ الْعَظِيمِ، الْبُرْهَانِ الشَّدِيدِ، السُّلْطَانِ الرَّفِيعِ.كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يُشَأْ لَمْ يَكُنْ.وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ، وَمِنْ هُمُومِ الْوَبَاءِ، وَمِنْ مَوْتِ الْفَجْأَةِ، وَمِنَ الْحُمَّى، وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَدَرَكِ الشِّقَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ، إِنَّا مُؤْمِنُونَ اَنّٰى لِهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ.رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا فَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ.

**ترکیب دیگر:** یہ طلسم لکھ کر دیوارِ خانہ میں چسپاں کرے:



**تنبیہ:**

متعلق اس باب کے اعمال باب سوم و باب ہفتم میں درج ہیں۔

## باب ہفتم : پڑھنے کی دُعائیں

**بعد ہر نماز کے ایک بار یہ دُعا پڑھ لیا کرے:**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ يَا وَلِيَّ ٱلْوِلَاءِ وَيَا كَاشِفَ ٱلضُّرِّ وَٱلْبَلَاءِ اَصْرِفْ عَنَّا ٱلْوَبَاءَ وَٱلطَّعْنَ وَٱلطَّاعُونَ وَٱلْبَلَاءَ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ ٱلْمُصْطَفٰى وَآلِهِ ٱلْمُجْتَبٰى.

**دُعائے دیگر:** وقتِ خواب ایک بار بستر پر پڑھ لیا کرے:

ٱللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.

**دُعائے دیگر:** تین تین بار صبح وشام ہر روز پڑھ لیا کرے اور اگر کوئی وبا میں مبتلا ہو گیا ہو تو سات بار پڑھ کر دَم کرے، خدائے تعالیٰ صحت دے:

ٱللّٰهُمَّ يَا وَلِيَّ ٱلْوِلَاءِ يَا سَامِعَ ٱلدُّعَاءِ يَا كَاشِفَ ٱلضُّرِّ وَٱلْبَلَاءِ اَصْرِفْ عَنِّي ٱلْقَهْرَ وَٱلْمَرَضَ وَٱلْوَبَاءَ وَٱلطَّاعُونَ وَٱلْقَحْطَ وَٱلسُّقْمَ وَٱلْفُجَاءَ بِحَقِّ مُحَمَّدِ نِ ٱلْمُصْطَفٰى وَعَلِيِّ نِ ٱلْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ ٱلزَّهْرَاءِ وَحَسَنِ ٱلْمُجْتَبٰى وَحُسَيْنِ ٱلشَّهِيدِ دَشْتِ كَرْبَلَاءِ يَارَبَّا يَارَبَّا يَارَبَّا

وَصَلَّى ٱللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِه أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ ٱلرَّاحِمِينَ.

**دُعائے دیگر:**

**اول وآخر درود پڑھ کر یہ دُعا ہر روز پڑھ لیا کرے اور اپنے او پر دَم کرلیا کرے اور پانی پر دَم کر کے خود پیے اور پلائے:**

ٱللّٰهُمَّ سَكِّنْ هَيْبَةَ صَدْمَةِ قَهْرَمَانِ ٱلْجَبَرُوتِ بِٱللَّطِيفَةِ ٱلنَّازِلَةِ ٱلْوَارِدَةِ مِنْ فَيْضَانِ ٱلْمَلَكُوتِ حَتَّى نَتَشَبَّثَ بِأَذْيَالِ لُطْفِكَ وَنَعْتَصِمَ بِكَ عَنِ ٱنْزَالِ قَهْرِكَ يَا ذَا ٱلْقُوَّةِ ٱلْكَامِلَةِ وَٱلْقُدْرَةِ ٱلشَّامِلَةِ بِرَحْمَتِكَ ٱلْوَاسِعَةِ يَا أَرْحَمَ ٱلرَّاحِمِينَ يَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ فِي دَيْمُومَةِ مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا وَلِيَّ ٱلْوِلَاءِ يَا كَاشِفَ ٱلضُّرِّ وَٱلْوَبَاءِ ٱدْفَعْ عَنَّا ٱلْقَحْطَ وَٱلْوَبَاءِ وَٱصْرِفْ عَنَّا ٱلْمَرَضَ وَٱلْعَنَا وَٱحْفَظْ هَذَا ٱلْبَيْتَ عَنِ ٱلْوَبَاءِ وَٱلْبَلَاءِ وَٱلْجَلَاءِ بِحَقِّ نَبِيِّكَ ٱلْمُصْطَفٰى وَعَلِيِّ نِ ٱلْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ ٱلزَّهْرَاءِ وَٱلْحَسَنِ ٱلْمَسْمُومِ وَحُسَيْنِ ٱلشَّهِيدِ كَرْبَلَاء. لِي خَمْسَةٌ أُطْفِي بِهَا حَرَّالْوَبَاءِ الْحَاطِمَةَ،اَلْمُصْطَفٰى، وَٱلْمُرْتَضٰى، وَٱبْنَاهُمَا، وَٱلْفَاطِمَةُ.

**ترکیب دیگر:** **آدھی رات کو وضو کر کے قبلہ رُخ کھڑا ہو کر مثل اذان کے بآواز بلند سات مرتبہ پڑھے:**

يَا أَهْلَ يَثْرَبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

**جہاں تک آواز جائے گی ،وبا نہ آئے گی ،اور اگر ہو گی تو اب دفع ہو گی اور وہ گھر مامون رہے گا۔**

**دُعائے دیگر:** **ہر روز پڑھ لیا کرے،دن کو بھی اور رات کو بھی:**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاء لَا يُغَادِرُ سُقْمًا بِسْمِ اللهِ ذِي الشَّأْنِ الْعَظِيمِ السُّلْطَانِ الْقَوِي الْبُرْهَانِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ وَالْوَبَآءِ وَالْمَوْتِ الْفُجَآءِ وَمِنْ شَرِّ الْقَضَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا قَدْ سَبَقَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُيْنَ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الراحمين

**دُعائے دیگر:** یہ دُعا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ایک بزرگ کو دفع وبا کے لیے تعلیم فرمائی، ہر روز پڑھ لیا کرے، دن کو بھی رات کو بھی یا لکھ کر گھر میں چسپاں کرے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَللّٰهُمَّ سَكِّنْ هَيْبَةَ صَدْمَةِ قَهْرَمَانِ ٱلْجَبَرُوتِ بِٱللَّطِيفَةِ ٱلنَّازِلَةِ ٱلْوَارِدَةِ مِنْ فَيْضَانِ ٱلْمَلَكُوتِ حَتَّى نَتَشَبَّثَ بِأَذْيَالِ لُطْفِكَ عَنْ اِنْزَالِ قَهْرِكَ وَنَعْتَصِمَ بِكَ عَنِ ٱنْزَالِ سَخْطِكَ يَا ذَا ٱلْقُوَّةِ ٱلْكَامِلَةِ وَٱلْقُدْرَةِ ٱلشَّامِلَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ ٱلرَّاحِمِينَ۔

**ترکیب دیگر:** سورۂ قارعہ ایک سو ایک بار پڑھے، خدائے تعالیٰ وبا کو دفع کرے۔

**ترکیب دیگر:** صبح و شام چالیس چالیس مرتبہ ہر روز پڑھے: سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ

**ترکیب دیگر:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ایک بزرگ سے فرمایا کہ جو کوئی کثرت کے ساتھ اس درود کو پڑھے گا وبا سے امن میں رہے گا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَّ دَوَاءٍ وَبِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَشِفَاءٍ.

کم سے کم سو بار دن کو سو بار رات کو ضرور پڑھیں۔

**ترکیب دیگر:** اول و آخر درود تین تین بار اور تین بار مع بسم اللہ، یہ آیت پڑھ کر پھونک لیا کرے، دن کو بھی رات کو بھی:

يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا.

**ترکیب دیگر:** اول و آخر درود تین بار یہ آیت مع بسم اللہ تین بار پڑھ کر رات میں اور دن میں دَم کر لیا کرے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ إِنَّ ٱلَّذِينَ فَتَنُوا ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ ٱلْحَرِيقِ.

**ترکیب دیگر:** چند بار رات و دن میں پڑھ لیا کرے:

يَا خَفِيَّ ٱلْأَلْطَافِ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ.

**ترکیب دیگر:** تین سو بار: سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ہر روز پڑھا کرے، وبا سے محفوظ

رہے۔

**ترکیب دیگر:** سورۂ تغابن ہرروز پڑھ لیا کریں، دفع وباو بلا کے واسطے مجرب ہے۔

**ترکیب دیگر:** ہرروز چند بار رات دن میں پڑھ لیا کرے:

**عبداللہ کے پوت آمنہ کے جائے بھاگ رے وبا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے۔**

**ایضاً:** بعد ہر نماز کے **پانچ مرتبہ:** سَلَامٌ عَلٰى نُوحٍ فِي ٱلْعَالَمِينَ- **اور پانچ مرتبہ:** سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ پڑھ کر دَم کر لیا کرے۔

## باب ہشتم : ان اعمال کے بیان میں جو ہوا میں لٹکائے جاتے ہیں

**عَلَم:** ایک کپڑے پر (نیچے دیے گئے کلمات) لکھے اور بالا خانے (چھت) پر زیر آسمان، بانس میں سی کر قبلہ رُخ بطور علَم (جھنڈا) کے اِستاد (کھڑا) کرے، اور سر بسم اللہ کا جانبِ جنوب ہو اور جدھر سطور ختم ہوتی ہیں اُدھر کپڑا واسطے سینے کے بانس میں زیادہ چھوڑ دے۔

اس کے پھریرے (لہرانے) کی ہوا سے خدا (تعالیٰ) وبا کو دور کرے گا۔

اور قبل لکھنے کے شیرنی پر فاتحہ حضرت پنجتن پاک اور حاجی شریف زندنی اور خواجہ عثمان ہارونی کا کر کے لڑکوں کو تقسیم کر دے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اوب در کوب کوب در کاف کاف در در یا بحقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللّٰهِ لِي خَمْسَةٍ أُطْفِي بِهَا حَرَّ ٱلْوَبَاءِ ٱلْحَاطِمَه ٱلْمُصْطَفٰى وَٱلْمُرْتَضٰى وَأَبْنَاهُمَا وَٱلْفَاطِمَہ. بھاگ بھاگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ اے وبا انچہ با حاجی شریف زندنی بر کوہ وک وعدہ کردہ بودی بر ہمان وعدہ خود برو بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

بعد ازاں یہ نقش لکھے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لي | خمسة | اطفي | بها | حرالوباء | الحاطمه |
| خمسة | اطفي | بها | حرالوباء | الحاطمه | المصطفى |
| اطفي | بها | حرالوباء | الحاطمه | المصطفى | والمرتضى |
| بها | حرالوباء | الحاطمه | المصطفى | والمرتضى | وابنا |
| حرالوباء | الحاطمه | المصطفى | والمرتضى | وابنا | هما |
| الحاطمه | المصطفى | والمرتضى | وابنا | هما | والفاطمه |

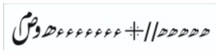
**تنبیہ:** ایک دُعا متعلق اس باب کے باب ششم میں تحریر ہوئی۔

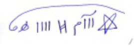
## باب نہم : کھانے اور پینے کے اعمال

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ

چودہ سو بار پانی پر دَم کرکے پیے اور لوگوں کو پلائے۔

**ترکیب دیگر:** تین کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر، تین دن گھول کر پیے، وہ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ ٱللهِ ٱلْمَنَّانِ عَظِيمِ ٱلْبُرْهَانِ شَدِيدِ ٱلسُّلْطَانِ، كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ ٱلطُّعُونِ وَٱلطَّاعُونِ وَٱلْوَبَاءِ، وَمِن مَوْتِ الفُجَاءِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِن دَرَكِ ٱلشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ ٱلْأَعْدَاءِ، وَمِن سُوْءِ ٱلْقَضَاءِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ٱلطَّيِّبِينَ ٱلطَّاهِرِينَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ 



**ترکیب دیگر:** لکھ کر کورے گھڑے میں ڈال دے اور اس میں سے سوائے ناپاک مثل جنب وحائض؛ سب پییں۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۱۱ | ۶ | ۹ | عـــو | ۱۲ |
| ۱۱ | ۱۱ | ۶ | ۹ | عـــو | ۱۲ |
| ۱۱ | ۱۱ | ۶ | ۹ | عـــو | ۱۲ |

**ترکیب دیگر:** (یہ نقش) لکھ کر کھالے:

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۱۱ | ۹ | ط | ۱۲ |
| ۱۱ | ۱۱ | ۹ | ط | ۱۲ |
| ۱۱ | ۱۱ | ۹ | ط | ۱۲ |

**نقش:** (درج ذیل) سات دن تک دھو کر پیے، وبا سے خدائے تعالیٰ امن و امان میں رکھے گا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٦٨٤٧ | ٦٨٥١ | ٦٨٥٤ | ٦٨٤٠ |
| ٦٨٥٣ | ٦٨٤١ | ٦٨٤٦ | ٦٨٥٢ |
| ٦٨٤٢ | ٦٨٥٦ | ٦٨٤٩ | ٦٨٤٥ |
| ٦٨٥٠ | ٦٨٤٤ | ٦٨٤٣ | ٦٨٥٥ |

مسیح　　مسیح　　مسیح

**دیگر ترکیب:** جب وبا شروع ہو، بے لکھی تختی پر برادہ صندل کا بچھائے اور یاھفیظ (بزبان فارسی بمعنی یا حافظ) لکھے اور پھر برادہ کاغذ پر اٹھالے، اور کھائے اور لوگوں کو کھلائے، خدائے تعالیٰ وبا سے محفوظ رکھے گا۔

**عمل دیگر:** ایک روٹی آرد گندم (پسے ہوئے گیہوں) کی پکائے اور اس پر درود اول و آخر تین تین بار اور اکیس (۲۱) مرتبہ الحمدللہ اور اکیس اکیس (۲۱،۲۱) مرتبہ ہر چہار قل علیٰحدہ علیٰحدہ پڑھ کر دَم کرے اور اس میں سے تھوڑی تھوڑی لوگ کھائیں، خدائے تعالیٰ وبا سے امن میں رکھے گا۔

**تنبیہ:** اس باب سے متعلق ایک نقش کنویں میں ڈالنے کا باب چہارم میں اور ایک دُعا باب ششم میں اور ایک دُعا باب ہفتم میں تحریر ہوئی۔

# باب دہم : متفرق اعمال

**نشانی:**

اول فاتحہ شاہ نور حُمّانی رحمۃ اللہ علیہ کا حسب مقدرت شیرینی پر کرے، بعد اس کے ایک پارچہ (کپڑا) ہلدی یا زعفران میں زرد رنگے اور شیرینی صرف لڑکوں کو تقسیم کر دے، (اور) وہ کپڑا تھوڑا تھوڑا پھاڑ کر بطور نشانی کے لوگ اپنے پاس رکھیں، مگر یہ شرط ہے کہ وہ کپڑا کھلا رہے چاہے سر پر، چاہے گلے، میں چاہے بازو پر، چاہے ہاتھ میں، چاہے بند (کسی جوڑ) میں یا اور کسی جگہ باندھ لے، غرض ہر وقت کھلا رہے، خدائے تعالیٰ اسے وبا سے محفوظ رکھے گا۔

**تنبیہ:** شاہ صاحب موصوف اور بلائے وبا سے یہ عہد ہوا ہے کہ جس کے پاس یہ

-نشانی- زرد کپڑا ہوگا ہم اس کے پاس نہ جائیں گے۔

اور تجربہ میں بھی ایسا ہی آیا؛ ایک مرتبہ میں نے بہت سے آدمیوں کو دیا اور پرسان حال رہا (ان کے حالات پوچھتا رہا، تو یہ مشاہدہ ہوا کہ) ان میں سے کوئی اس مرض میں مبتلا نہ ہوا۔

**ترکیب دیگر:** ایام وبا میں آدھا سیر (آدھا کلو سے تھوڑا کم) آرد گندم (گیہوں کے آٹے) کی دو روٹیاں پکائے، صرف ایک طرف توے پر ڈالے، دوسری طرف نہ لوٹے، (بلکہ) خام (کچی) رہنے دے اور کڑوا تیل چپڑ کر اور گوشتِ گاؤ آدھ سیر لے کر کڑوے تیل میں پکائے مگر بھنا رکھے، شوربہ نہ دے، (پھر) یہ گوشت دونوں روٹیوں پر رکھ کر کسی مسکین کو دے دے۔

یہ ترکیب سردار بلائے وبا نے ایک شخص کو تعلیم کی اور اس کے کرنے سے بہت سے لوگ محفوظ رہے۔

**چراغ:** آغازِ وبا سے دفع ہونے تک سات ٹنیاں کوڑی زرد بنام حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ چراغ میں ڈال کر ہر روز دروازے پر روشن کرے، اور بعد دفع وبا فاتحہ حضرت غوث اعظم شیخ محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شیرینی یا طعام پر کر کے لڑکوں کو کھلائے۔

**دستک:** سوتے وقت اول و آخر درود پڑھ کر گیارہ (۱۱) مرتبہ بسترِ خواب پر پڑھے اور دستک دے دے: عبداللہ کے پوت بی بی آمنہ کے جائے بھاگ بھاگ ری وبا حضرت محمد آئے۔

## ترکیب زکوٰۃ یاسمین

بعد نماز صبح کے ۱۱/ بار درود اول و آخر پڑھے، اور ایک ہزار، ایک سو، گیارہ (۱۱۱۱) بار یاسمین سات روز تک پڑھے، اس کا عامل ہو جائے گا، اور خدا یہ اثر بخشے گا کہ جو مبتلائے وبا اس شخص کا جھوٹا کھا پی لے گا، تو اس کو صحت کلی ہو جائے گی۔

# تمت

بحمداللہ کہ یہ رسالہ خاطر خواہ انجام کو پہنچا۔ خدا اثر بخشے اور خلائق کو فائدہ پہنچائے۔آمین

**نوٹ(لفظ یاسمین پر):**

اس کی تاویل یوں کریں کہ بعض علما ''یاسمین'' کواسم اعظم سے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دراصل یہ ایک پری کا نام ہے جس کومسخر کرنے کے لیے اس کو بعد نماز عشا کچھ شرائط کے ساتھ کرے تو وہ مسخر ہو جائے گی۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کاتب کی غلطی سے یٰسٓ شریف کی جگہ یاسمین لکھ دیا گیا ہو۔

دوسری تاویل یہ ہے کہ یٰسمین سے مراد یٰسٓ شریف ہے۔

(امجدی)

☆☆☆

# فروغِ اہلسنّت کیلئے امام اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

١. عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں

٢. طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں

٣. مدرّسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں

٤. طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

٥. اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً ومناظرۃً اشاعتِ دین و مذہب کریں

٦. حمایتِ مذہب و ردِّ بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنّفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں

٧. تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مُفت تقسیم کئے جائیں۔

٨. شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

٩. جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرّر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

١٠. آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ١٢، صفحہ ١٣٣)

مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی